New Era Magazine
NEW ERA MAGAZINE
نصفِ بہتر
از قلم اریش نور
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

نصفِ بہتر

از اربش نور

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

ابھی کچھ دیر پہلے امی۔۔۔فاتح حیدر کا۔۔۔اسکے لیئے آئے پرپوزل کے متعلق بتا کے گئی تھیں۔۔۔!اور ان کے انداز سے لگ رہا تھا کہ۔۔۔بابا اس پرپوزل کو اکسیپٹ کر لیں گے۔۔!

مرحا ارسلان۔۔۔اس وقت آنکھوں میں ویرانی لیئے۔۔۔اپنے روم کے ٹیرس پر۔۔۔بیٹھی تھی۔۔۔لان کا تمام منظر واضح تھا۔۔۔جہاں پورچ میں۔۔۔حیدر انکل کی۔۔لینڈ کروز کھڑی تھی مگر ساتھ میں ہی ایک اووڈی بھی تھی۔۔۔پتہ نہیں وہ کسکی تھی۔۔۔!اور گارڈز۔۔۔گیٹ پر اور گیٹ کا باہر کھڑے تھے!!!حیدر شاہ اور فاتح حیدر پولیٹیکل پرسنز ہونے کے ساتھ بیوروکریٹ بھی تھے۔۔!!!اسی وجہ سے اس قدر۔۔۔پروٹوکول تھا۔۔۔

مرحا جانتی تھی کہ اسکو کسی نہ کسی سے تو شادی کرنی ہی ہے۔۔۔اسکی کوئی پسند بھی نہیں تھی۔۔۔مگر۔۔۔کوئی ایسا شخص بھی تو ہو سکتا تھا نہ۔۔۔جسکو اسنے دیکھا ہوتا۔۔خاندان میں اتنے۔۔۔کزنز تھے۔۔۔مگر بابا نے بھی مشال پھپھو کے گھر ہی کرنی تھی ہاں۔۔۔۔جو نجانے کیسے رہتے ہوں گے کہ اتنا عرصہ وہ انگلینڈ رہیں اور پھر اب دو ماہ پہلے۔۔۔کراچی شفٹ ہوتے۔۔۔اسکا رشتہ بھی مانگ لیا۔۔۔فاتح حیدر۔۔۔باہر سے پڑھ کر۔۔۔یہاں آئے اور پولیٹکس۔۔۔اور بیوریوکرسی میں قدم جمائے۔۔۔وہ

چار سالوں سے اماں کے مطابق یہاں ہی تھے مگر۔۔۔ کبھی نہیں دیکھا مرِ جانے۔۔۔
نیوز تو وہ دیکھتی نہیں تھی۔۔۔!!! مگر چچی کی بیٹیاں۔۔۔ ضرور بتاتی تھیں کہ۔۔۔
بہت ہینڈسم ہیں۔۔ !!!

فاتح کو کبھی دیکھا تک نہیں۔۔۔ بس نام جانتی تھی انکا۔۔ اور بابا انکو۔۔۔ اسکا ہمسفر بنانا
چاہتے تھے !!!

جب امی نے اس سے پوچھا تھا تو اسنے بھی روایتوں کی طرح۔۔۔ بابا کے فیصلے پر ہاں کر
دی تھی۔۔۔ انکار کا تو سوال کی نہیں تھا۔۔۔ کیونکہ امی نے بھی بابا کہ کسی فیصلہ پر انکار
نہیں کیا۔۔۔!!! امی کہتیں تھیں کہ مرد کو اللہ نے عورت کا حاکم بنایا ہے۔۔!!! اور
اسکے فیصلہ عورت کو ماننے چاہئیں۔۔۔!!! جو عورتیں اس بات سے انکار کرتی ہیں وہ
بڑی بے وقوف ہوتی ہیں !!! اور مرحا کو یہ بات بھی سہی لگتی کہ بابا کو ہمیشہ اسنے
۔۔۔ امی کو عزت دیتے ہی دیکھا تھا !!!

ارسلان ہاشم۔۔۔ ایک بزنس مین تھے!!! وہ درمیانے درجے کا بزنس کرتے تھے۔۔
مگر اسکا رشتہ۔۔۔ پھپھو کے گھر ہو رہا تھا جو لوگ ہائی کلاس سے تعلق رکھتے تھے!!!
مرحا یہ سب سوچتی۔۔۔ ایک گہری سانس بھرتی۔۔۔ اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتی

۔۔۔روم میں۔۔۔چلی گئی!!!ٹھیک پانچ منٹ بعد۔۔۔فاتح حیدر۔۔۔پورچ میں کھڑی اپنی گاڑی میں بیٹھے۔۔۔اور۔۔۔چلے گئے۔۔ !!!

فاتح حیدر۔۔۔!!!اپنی کوئی پسند نہیں تھی سو ماما کے کہے پر سر جھکایا۔۔اپنی غیر معمولی کشش کو جانتے تھے وہ۔۔!!!مگر کبھی اس چیز کا غلط استعمال نہیں کیا۔۔ماما کہتی تھیں ایک فیری میرے لیئے ہے انکے پاس۔۔۔اور آج وہ۔۔وقت آیا تھا کہ۔۔۔اب اس فیری کو انکی دسترس میں آنا تھا۔۔ماما کے سیل میں لاتعداد تصویریں تھی۔۔۔مرِحا ارسلان کی!!اور انکو کافی پسند بھی آئی تھیں۔۔نازک اور نفیس سا سراپا تھا۔۔۔لگتا تھا خوشبوؤں میں نہائی ہوں !!!

رشتہ۔۔۔پکا ہو گیا تھا۔۔۔اور۔۔۔پھوپھو آکر اسکے ہاتھ میں پیسے رکھ کر گئی تھیں۔۔معلوم نہیں تھا کہ کتنے۔۔۔سب لوگ۔۔۔چچی۔۔چچا۔۔اور باقی کزنز۔۔مبارک باد دے کر گئے تھے اور۔۔رشک اور حسد کو کہ بھی!!!وہ اکلوتی تھی۔۔اور کوئی بہن بھائی نہیں تھا۔۔۔اسکا۔۔۔ !!!

عابد۔۔چچااور چچی کے دو بیٹیاں۔۔۔فرح اور ایمن تھیں۔۔۔اور ایک بیٹا۔۔بلال ۔۔وہ عمر میں مرِحا سے چھوٹے تھے سب!!!اٹھارہ۔۔۔سترہ۔۔۔سال۔۔جبکہ مرِحا بیس سال کی تھیں !!! پھوپھو کی۔۔دو بیٹیاں تھیں۔۔۔زنیرہ آپی۔۔وہ میرڈ تھیں اور انکی ایک کی بیٹی تھی۔۔۔عروج۔۔تین سال کی۔۔۔اور پھر فاتح۔۔اور لاسٹ پر ۔۔ماہم تھی۔۔۔وہ ابھی ایف ایس سی۔۔۔انجینیئرنگ کررہی تھی!!!!اور مرِحا زنیرہ آپی اور پھوپھو کے علاوہ۔۔۔کسی سے نہ ملی تھی۔۔۔۔وجہ انکا۔۔۔باہر ہونا تھا۔۔

باباورحیدر انکل نے۔۔۔سید ھا نکاح۔۔۔کی تاریخ رکھی تھی۔۔۔!!!رخصتی کے لیئے بابا نے وقت مانگا تھا۔۔۔ !!!

اگلے جمعہ کو نکاح تھا۔۔۔مرِحا کو یہ بات بابا نے بتائی تھی!!!اسنے بِنا کچھ کہے گردن ہلائی تھی!!!اپنے پیارے بابا کی بات سے انکار کیسے کرتی وہ !!!

ابھی وہ۔۔اپنی کبرڈ سیٹ کر کہ فری ہوئی تھی کہ امی کمرے میں آئیں۔۔ !!!

"بیٹا۔۔۔کچھ دیر تک آپکی پھوپھو آئیں گی۔۔۔آپ کو اپنے ساتھ شاپنگ پر لے جانا چاہتی ہیں!!"امی نے اطلاع ڈی۔۔

"مگر امی میں اکیلی۔۔آپ بھی ساتھ چلیں۔۔"مرحا نے۔۔ان سے التجاء کی۔۔۔

"میری جان۔۔۔آخر کو اب وہ تمہاری ساس ہیں۔۔۔انکے ساتھ رہو۔۔۔

انڈرسٹینڈنگ پیدا کرو۔۔۔۔"امی نے بھی ٹھیک ہی تو کہا تھا !!!

سومرحا چپ چاپ پرپل۔۔۔لان کا کرتا اور کیپری۔۔۔اٹھا کر واشروم کی جانب

بڑھی !!!

سمپل سے ڈریس میں۔۔سر پر ڈوپٹہ جمائے۔۔۔!!!ہلکی سی لپ کلوز لگائے۔۔۔وہ

لاونج میں آئی تو۔۔۔پھوپھو کے ساتھ ماہن بھی بیٹھی تھی۔۔۔ !!

"ہائے۔۔۔باربی۔۔۔!!!"خوشدلی سے۔۔اس سے ملتی وہ اسکو بھابھی کے بجائے

باربی بولی تھی !!!

پھر۔۔۔ماہم اس سے کافی وقت تک باتیں کرتی رہی۔۔۔کہ پھوپھو ہی بالیں کہ اب

چلیں !!!ڈرائیور کے ساتھ۔۔۔وہ لوگ کراچی کہ ایک بڑے مال کی طرف بڑھے

۔۔!!!پیچھے ہی گارڈز کی گاڑیاں بھی موجود تھیں۔۔۔مشال پھوپھو۔۔۔۔اسکا بہت

خیال کر رہیں تھیں۔۔۔!!!مال پہنچتے۔۔۔پھوپھو۔۔۔اور ماہم نے اسکے لیئے

ڈریس لیئے۔۔۔ابھی وہ ذور بھی دیکھتی تھیں۔۔۔کہ۔۔۔مرحا بہت مشکل سے بولی

تھی۔۔

"پھوپھو۔۔۔بس کریں نا۔۔۔اتنے سب تو لے لیئے ہیں۔۔ "

"ٹھیک ہے۔۔۔پھر میں اپنے لیئے دیکھ لیتی ہوں۔۔"اسکو کنفیوز دیکھتے۔۔۔انہوں نے۔۔۔بات بدل دی۔۔ !!!

"چلیں باربی۔۔۔ہم فوڈ۔۔کارٹ چلتے ہیں۔۔۔تب تک ماما شاپنگ کر لیں گی۔۔"

ماہم بولی تو مشال پھوپھو نے بھی اجازت دی۔۔۔

وہ دونوں ابھی سموتھیز آرڈر کر کہ بیٹھیں ہی تھیں کہ۔۔۔

ہر طرف خاموشی ہو گئی۔۔۔مرحا کو سمجھ نہیں آئی۔۔کہ ایسا کیوں ہے۔۔۔مگر ماہم کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی۔۔۔مرحا کی بیک سائیڈ سے چلتے ہوئے۔۔۔فاتح حیدر آرہے تھے اور انکے گارڈز۔۔۔فوڈ کارٹ کے باہر کھڑے تھے۔۔ !!!

انہوں نے آتے ساتھ ہی۔۔مرحا کے برابر والی چیئر کھینچی۔۔۔!!!مرحا نے چونک کر انکو دیکھا۔۔۔وہ تب تک بیٹھ چکے تھے۔۔۔مرحا گھبراتی کھڑی ہوتی کہ۔۔تب ہی وہ اسکی آئیز میں دیکھتے بول اُٹھے۔۔

"ریلیکس۔۔آئی ایم فاتح حیدر۔۔۔"اور مرحا کی آنکھیں سائز میں ڈبل کوئی تھیں۔۔۔

اتنے میں ویٹر۔۔۔آرڈر رکھ کر گیا تھا۔۔۔ماہم۔۔اپنی سموتھی اٹھاتی۔۔۔پھوپھو کو بلانے کا کہتی۔۔۔چلی گئی۔۔اور مرحا۔۔۔اس میں تو جیسے جان ہی نہیں تھی۔۔۔!!!
فاتح حیدر نے بڑی شان سے اسکی سموتھی۔۔اٹھائی اور۔۔۔پینے لگے۔۔!!!مرِحا۔۔سانس روکے وہاں بیٹھے پھوپھو کے آنے کی دعائیں مانگنے لگیں !!!
فاتح نے بہت غور سے اسکے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھے۔۔ !!!
"میں نے سوچا آج ہی نکاح کا ڈریس بھی لے لیں۔۔۔سو اسی لیئے فاتح کو بلالیا۔۔۔پھر کہاں چکر لگے گا۔۔" پھوپھو نے آتے ساتھ ہی بات شروع کی۔۔۔اور پھر کچھ کھاتے وہ۔۔اٹھتے برائیڈ۔۔۔برینڈ کلیکشن کی طرف بڑھے۔۔ !!!
مرِحا پھوپھو کے ساتھ ہی۔۔۔تھی۔۔۔کہ فاتح حیدر نے اسکو بازو سے پکڑتے اپنے سامنے کیا۔اور اسکو ایک۔۔۔پرپل لانگ لائٹ میکسی تھمائی۔۔اور اشارے سے چینجنگ روم جانے کا کہا۔۔۔ !!!
مرحا چپ چاپ۔۔۔چینجنگ روم کی طرف بڑھی۔۔۔اسنے میکسی پہنے تو۔۔۔اپنا جھملاتا سراپا دیکھتے ہی وہ دم بخود رہ گئی۔۔۔!!!وہ باہر کیسے جائے جب کہ وہاں بہت لوگ تھے مگر ماہم کی آواز پر جب باہر گئی تو پھوپھو۔۔فاتح کے علاوہ اس حصہ میں کوئی نہیں تھا۔۔۔مگر اس میکسی سے عیاں ہوتے اسکے بازو۔۔گلا۔۔۔سراپا۔۔۔وہ۔۔فاتح

حیدر کی طرف دیکھ ہی نہیں سکی۔۔ جبکہ وہ پر تپش نگاہوں سے اسکو۔۔۔دیکھ رہے تھے۔۔

"اوکے۔۔۔نکاح کے لیئے۔۔۔یہی ڈریس فائینل کریں۔۔"وہ کہتے باہر کی طرف بڑھ گئے۔۔۔اورتب مرِحا کو پتہ چلا کہ وہ صرف اسکالباس پسند کرنے یہاں آئے تھے !!!

پیک کرواتے۔۔۔۔وہ سب گھر کے لیئے روانہ ہوئے۔۔۔اسکو چھوڑتی پھوپھو۔۔۔ واپس حیدر پیلس روانہ ہوئیں !!!!

وہ جب گھر آئی تو۔۔۔ سیل چیک کیا۔۔۔

وہاں ایک ان نون نمبر سے اسکی پکچرز۔ تھیں۔۔۔شاپ والی۔۔۔!!!اور سب سے لاسٹ میسج میں۔۔ نمبر سیو کرنے کی ہدایت تھی۔۔۔اور۔۔۔فاتح حیدر لکھا تھا !!!!

میسج سین ہوتے ہی۔۔۔ایک اور میسج رسیو ہوا !!!

یار اس شخص میں کچھ بات الگ ہے ورنہ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس سے پہلے بھی کئی لوگ ہیں پیارے دیکھے

اس سے کہہ دو کہ محبّت میں خیانت نہ کرے

وہ اگر خواب بھی دیکھے تو ہمارے دیکھے

#تھینک اباؤٹ می۔۔۔ برائیڈ ٹو بی !!!

#فاتح

مرحا۔۔۔دم بخود رہ گئی۔۔۔!!!وہ کیا چاہتے تھے؟؟ !

خیر۔۔۔عشاء کی نماز کا وقت ہو چکا تھا سو وہ سب بھولتی نماز ادا کرنے کی تیاری کرنے لگی۔۔۔۔

گھر میں زور و شور سے۔۔۔ نکاح کی تیاریاں چل رہیں تھیں۔۔اور پیپرز بھی سر پر تھے

!!!اسی بہانے۔۔۔وہ اپنے کمرے میں ہی رہتی۔۔!!اسکو اپنے دل کی سمجھ ہی نہیں آ رہی تھی!!!فاتح کا اس دن کے بعد کوئی۔۔۔ میسج نہیں آیا تھا۔۔۔یہ رخصتی میں مہلت بھی بس اسکے ایگزامز کی وجہ سے تھی !!!

آج پھوپھو نے شگن کی اور نکاح کی چیزیں دی ے آنا تھا۔۔۔سو۔۔۔امی اور بابا تو۔۔۔
انہی کاموں میں مصروف تھے۔۔۔کچھ دیر بعد ہی ایمن۔۔۔اور اور فرح۔۔۔محاکو
ڈریس دے کر گئیں تھیں کہ وہ ریڈی ہو جائے۔۔اور اسکے بعد اپنا بھی حولیا درست
کرنے گئیں۔۔۔یلو کلر کا ایک پرنٹڈ ڈریس تھا۔۔۔گھٹنوں تک آتی شرٹ۔۔۔اور
کیپری!!!ساتھ ہم رنگ ڈوپٹہ۔۔۔جس پر ٹسلز لگیں تھی۔۔۔ !!!
پھوپھو لوگ بھی آ گئے تھے۔۔۔انکے ساتھ۔۔۔زنیرہ آپی اور ماہم آئیں تھیں اور
ساتھ شاید انکی چچی کی بہو بھی تھیں۔۔۔ ! ۔۔۔کچھ دیر بعد ہی زنیرہ آپی۔۔۔اسکے
روم میں آئی۔۔

"ارے بنو۔۔!!!تم کیا۔۔۔اب نظر بھی نہیں آؤ گی۔۔!!!"زنیرہ آپی نے اس سے
گلے ملتے ہوئے چھیڑا۔۔۔اسکے بعد۔۔۔زونائش آپ بھی ملیں۔۔۔زونائش۔۔۔
زنیرہ آپی کی چچی کی بہو تھیں۔۔۔!!!کی حیدر پیلس۔۔۔میں سب ایک ساتھ رہتے
مگر پورشنز الگ الگ تھے۔۔ !!!
"بھئی۔۔پوچھ بھی۔۔۔فاتح پسند بھی آیا کہ نہیں؟!اسکی پریشان شکل دیکھتے
۔۔۔زنیرہ آپی نے اسے ساتھ لگایا اور زونائش سے بولیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بھئی۔۔۔میری بھابھی جان کو تنگ نہیں کرو!"آج ہی تو وہ ہاتھ آئی تھی۔۔۔ابھی وہ اسکا اور سانس سکھاتی کہ امی روم میں آئیں۔۔اور کھانے کا کہہ کر۔۔۔اسکو بھی سب کے ساتھ ہی ڈائینگ پر لے گئیں۔۔۔ !!!

خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا گیا۔۔۔پھر جب فنگشن کے متعلق باتیں ہونے لگیں تو وہ اٹھ کر روم میں آگئی۔۔۔!!!

اپنے دل کی ڈھڑکون کو سنمبھالتی!!!ایک نہ ایک دن تو ایسا ہونا ہی تھا۔۔!!!وہ لازمی کمپرومائز کر لے گی۔۔ !!!

آج۔۔۔نِکاح کا دن تھا۔۔۔ فنگشن کا تمام ارینجمنٹ۔۔۔گھر کے ساتھ ہی لان میں کیا گیا تھا۔۔۔!!!مرحا۔۔کو صبح سے تمام کزنز گھیرے بیٹھی تھیں۔۔۔اسکی چچی۔۔ ماموں اور خالہ کی بیٹیاں۔۔۔ !!!

مرحا کی دو خالہ۔۔۔تھیں۔۔۔ایک۔۔زوبی خالہ جنکے دو بیٹے تھے۔۔۔ارحم اور راحم ۔۔۔دونوں کی جڑواں تھے۔۔۔اور۔۔۔مرحا کے ہم عمر تھے۔۔۔ہمیشہ اسکو بھائیوں کی طرح چاہا تھا۔۔۔

دوسری۔۔۔انعم۔۔۔لیکن سب انکوانو بولتے تھے۔۔انو۔۔خالہ کے تین بچے تھے

۔۔۔دوبیٹیاں۔۔۔رِدااور زینب۔۔۔

اورایک۔۔۔بیٹا۔۔رایاں۔۔۔ !!!

ماموں۔۔۔آوٹ آف کنٹری رہتے تھے سو۔۔انکی طرف سے ویڈیو کال پر۔۔۔ہی شرکت تھی۔۔۔

مرِحا کو تیار کرنے کے لیئے۔۔۔شہر کی مشہور بیوٹیشن۔۔۔کو بھیجا گیا تھا۔۔۔اور ارینجمنٹس بھی بابااور پھوپھو لوگوں نے مل کر کیے تھے کہ کسی بھی طرح سے لو سٹینڈرڈ نہ لگیں۔۔۔یہ تمام چیزیں وہ محسوس کر رہی تھی۔۔۔!!! مگر نجانے بابااور ماما کو یہ واضح فرق دیکھائی کیوں نہیں دیتا تھا۔۔۔ !!!!

مرِحا۔۔۔تیار ہو چکی تھی اور بے انتہا خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔پرپل میکسی کے ساتھ وائٹ گولڈ میں جڑا۔۔۔ڈائمنڈ سیٹ پہنے تھی وہ۔۔۔۔ہاتھوں میں۔۔۔ کنگن ۔۔۔!!!اسکی میکسی کا ڈیپ گلا۔۔۔پنز۔۔۔لگا کر سیٹ کیا گیا تھا۔۔۔اور۔۔ سیلو لیس

بازؤں کو۔۔۔ڈوپٹہ سے اچھی طرح ایسے کور کیا گیا تھا کہ ۔۔۔سب کو وہ۔۔۔سٹائل لگتا۔۔ !!!

مگر یہ تمام ہدایت۔۔۔۔فاتح حیدر کی جانب سے بیوٹیشن کو دی گئیں تھیں۔۔!!! تیار ہونے کے بعد ہی فوراً یہ شور اٹھا کہ ۔۔۔مولوی صاحب نِکاح کے لیئے آرہے ہیں۔ ۔۔ !!!!

نکاح ہو چکا تھا اور اب تمام کزنز اُسے گیرے۔۔۔فاتح حیدر کتنا پر کشش لگ رہا ہے یہ بتا رہیں تھیں۔۔۔

"مرِحا۔۔۔سٹیج پر آپکا بے صبری سے انتظار ہو رہا ہے۔۔" زنیرہ آپی دروازہ کھول کر اندر آتی بولیں۔۔

"تو ہم نے سوچا کے بھائی کو مزید انتظار نہیں کرواتے!!!" ماہم نے بھی ٹکڑا لگایا اور سب ہی کی قہقہے نکلے۔۔!!! مرِحا سرخ ہوتی۔۔۔زنیرہ آپی کو پُر شکوہ نگاہوں سے دیکھتی رہی۔۔

"ارے بنو۔۔ایسے گھورو۔۔۔نند ہوں تمہاری۔۔۔!!!" زنیرہ آپی نے اسکے چھیڑا ۔۔۔مگر۔۔۔مرِحا کو لگا کہ رختہ کی نوعیت بدل گئی ہے تو۔۔اب۔۔۔ہر چیز بے ترتیب ہوئی۔۔۔اور اسے ترتیب میں لانا تھا مرِحا نے۔۔۔جسکا۔۔۔سانس بند ہو رہا تھا ۔۔۔!!!

سٹیج۔۔۔کے سامنے۔۔۔تمام لڑکیاں اسے لیئے رُک گئیں۔۔اور پر فاتح حیدر نے ہاتھ بڑھایا۔۔۔اسنے جھجھکتے۔۔۔بابا کو دیکھنا چاہا تو وہ۔۔۔اسکے پاس نہیں تھے۔۔۔ اسکو ادر گرد دیکھتے۔۔۔فاتح حیدر کی آنکھوں میں غصہ در آیا۔۔آخر کو وہ محرم تھے پھر کس بات کی ماں باپ سے اجازت!!؟ سب مہمانوں کی نظر اسی منظر پر ساکت تھیں کہ کب شہزادی۔۔۔شہزادے کو اپنا آپ سونپے گی۔۔۔سچویشن دیکھتے زنیرہ آپی نے ۔۔۔اسکا ٹہوکا دیا۔۔مرِحا نے آہستہ سے انکے ہاتھ پر اپنا۔۔لرزتا ہاتھ دھر دیا۔۔۔ ہوٹنگ ہوئی اور کچھ لوگ۔۔۔تماشا مِس ہونے پر۔۔اپنے سے منہ لے کر بیٹھ گئے ۔۔۔مگر فاتح حیدر کی گرفت۔۔۔۔اسکے یاتھ پر ایسی سخت تھی کہ مرِحا کو اپنا ہاتھ ٹوٹتا محسوس ہوا وہ۔۔ناسمجھی سے۔۔۔آنکھیں چھپکتی آنسو روک رہی تھی!!! کچھ دیر کی رسموں کے بعد۔۔۔!!! فاتح حیدر اٹھ کر اپنے عزیزوں کی طرف بڑھ گئے۔۔۔رہائی

ملی تو۔۔۔ہاتھ کھُلنے سے انکاری ہو گیا۔۔۔بے انتہا تکلیف کا احساس ہوا اور اسنے سرخ ہاتھ۔۔۔۔اپنے ڈوپٹہ کے نیچے کر لیا۔۔۔۔

فاتح کے جانے کے بعد زنیرہ آپی۔۔اسکو روم میں لے آئی۔۔۔وضو تو اسکا پہلے سے تھا ۔۔۔امی نے ہدایت کی تھی۔۔۔کہ سورۃ محمد پڑھنی ہے۔۔۔فنگشن سے فارغ ہوتے ہی۔۔وہ پڑھنے لگی۔۔۔جیسے ہی ختم ہوتے اسنے اپنے نصیب کی بہتری کی دعا مانگتے ۔۔۔قرآن پاک بند کیا تو۔۔۔دروازہ کھولتے فاتح اندر آئے۔۔۔اسنے قرآن پاک ۔۔۔کو غلاف میں لپیٹ کر۔۔۔شیلف پر رکھا۔۔اور ایک نظر انکو دیکھا۔۔۔ براؤن کلر کے کاٹن کے شلوار سوٹ میں۔۔۔ہلکی بیئرڈ میں۔۔۔اور گھنی مونچھوں کے ساتھ وہ بہت۔۔۔ہینڈسم لگ رہے تھے !!!

"قرآن پاک پڑھتی ہیں۔۔تو کیا یہ نہیں جانتیں کہ اگر آپکے شوہر کے پاس آپکو جانا ہو تو کسی اجازت کی ضرورت نہیں !!" چھبتے ہوئے لہجے میں۔۔۔انہوں نے۔۔۔پوائینٹ آوٹ کیا۔۔۔

"مم۔۔میں۔۔۔ سمجھی نہیں" نظریں نیچی کیے ہی۔۔۔اسنے جواب دیا۔۔۔

"آج جو ہوا ہے وہ دوبارہ نہیں ہو۔۔! میں۔۔ قطعً یہ دیر۔۔۔اور یہ بے وقوفی برداشت نہیں کروں گا۔۔۔آپکا حاکم ہوں!!! یہ بات آپکو سمجھ لینی چاہیئے۔۔۔!"

اسکو بازو سے پکڑتے اپنے مقابل کھڑا کرتے وہ دبی دبی آواز میں دھاڑے۔۔۔!!!!

غصہ سے انکی آنکھوں میں لال ڈورے بننے لگے۔۔!!!مرِحا۔۔۔نے ڈھرکتے دل کے ساتھ ہاں میں سر ہلایا۔۔۔ !!!

وہ اسکو درشتی سے چھوڑتے۔۔۔باہر بڑھ گئے۔۔۔گویا یہاں پر اسکی غلطی بتانے ہی تو آئے تھے۔۔۔ !!!

اسکے خوشبوؤں میں بسے وجود۔۔۔سر نگاہ چراتے وہ اپنی اووڈی میں بیٹھتے۔۔۔ دوستوں کی محفل کی جانب روانہ ہوئے جو خاص الخاص انہی کے لیئے تھی !!!!!

دِل جلانے کے سوا جِس کا ہنر کچھ بھی نہیں
ہم نے اس شَخص کو دِلدار بنا رکھا ہے

#فاتح_حیدر

ابھی وہ بستر کی نرمی محسوس کرتی۔۔۔نیند کی وادیوں میں گُم ہوتی کہ اسکا موبائیل وائیبریٹ ہوا۔۔۔ !!!

جب دیکھا تو فاتح کا میسج جگمگا رہا تھا۔۔۔وہ سمجھنے سے قاصر تھی کہ ایسی بھی کون سی بہت بڑی بات ہو گئی ہے کہ وہ یوں اسے ٹونٹ کر رہے ہیں۔۔۔بہر حال ایک بات تو طے تھی نہ وہ خود سکون سے سونا چاہتے تھے نہ اسکو سونے دینا چاہتے تھے !!!

دن ایسے ہی۔۔۔ایگزامز کی ٹینشن میں گزر گئے۔۔۔ایگزامز کل سے سٹارٹ تھے۔۔۔ اور ان دنوں میں بابا کی ہی یہ ذمہ داری ہوتی تھی کہ۔۔۔اسکو سینٹر لے جانا اور لے کر آنا۔۔۔۔

آج مرِحا کا پہلا پیپر تھا۔۔۔اور جب وہ سینٹر سے باہر آئی۔۔۔تو۔۔۔ہر طرف گارڈز تھے۔۔۔اور ان کے درمیان میں۔۔۔فاتح حیدر۔۔۔۔اپنی اووڈی سے ٹیک لگائے کھڑے تھے۔۔۔!!اس کو گیٹ پر رکتا دیکھتے۔۔۔وہ خود آگے بڑھے۔۔۔!!انکے بڑھنے پر۔۔۔ مرِحا فریز ہوئی۔۔۔

"چلیں گی۔۔یایہیں ساری زندگی کھڑے رہنا ہے؟"انکواتنے سب لوگوں کے بیچ مرحا کے کھڑے رہنے پر غصہ آیا۔۔۔

"آپ۔۔کیوں۔۔آ۔۔آگئے۔۔؟ بابا؟"اسکی کلوز فرینڈز کے علاوہ کوئی نہیں جانتا تھا کہ فاتح حیدر اسکے شوہر ہیں یا فیملی ممبر اور اب کالج کی ہر ہر لڑکی اور لڑکا گھور گھور کر اسکو دیکھ رہے تھے۔۔

وہ اپنی بات مکمل کرتی کہ اس سے قبل اسکا ہاتھ جکڑتے۔۔اسکو۔۔گاڑی کی طرف لاتے۔۔۔اسکو اندر بِٹھایا۔۔۔مرحا کا رنگ لٹھے کی مانند سفید تھا۔۔۔فاتح کی شخصیت وہ سمجھ نہیں پائی۔۔کبھی بہت ہی اچھے اور کبھی آتش فشاں ہو جاتے تھے وہ۔۔۔

"اتنی خوفزدہ کیوں ہیں؟آپکا محرم ہوں۔۔!اغواء کر کہ تھوڑی لے جا رہا ہوں؟ " انکو بلکل دروازے کے ساتھ لگا دیکھ کر وہ۔۔۔ماحول میں تناؤ کم کرنے کو بولے۔۔مگر انکی آنکھیں سائز میں ڈبل ہوتی دیکھ کر۔۔پل بھر میں اسکا ہاتھ تھامتے۔۔۔آنگوٹھے سے ہاتھ کی پشت سہلانے لگے۔۔۔ہاتھ گویا روئی کا نرم گولا تھا۔۔۔سوفٹ۔۔جیسے کبھی کوئی کام ہی نا کیا ہو۔۔۔!ایک سکون سا اس نرم لمس سے اپنے رگ و جاں میں اترتا محسوس ہوا۔۔ !

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور مرِحا۔۔۔مرِحا کی سانسیں اتھل پتھل ہوئیں۔۔۔اور ہزار ہار نگ اسکے چہرے پر چھانے لگے۔۔۔

کثرتِ لُطف بھی اِک ظُلم کی صورت ہے عدم،

تیز خُوشبو کی __________ مہک آگ لگا جاتی ھے.

فاتح حیدر نے ایک سلگاتی نظر انکے وجود پر ڈالی اور ساتھ لنچ کا ارادہ ترک کرتے۔۔۔ گاڑی انکے گھر کی جانِب رواں کر دی۔۔۔!کہ۔۔اگر کچھ دیر اور وہ مرِحا کے ساتھ رہتے تو طے تھا۔۔۔مرِحا فاتح کا دل رُک جاتا کہ ابھی انکو۔۔۔فاتح حیدر کی قربت سہارنے کے لیئے۔۔۔بہت وقت در کار تھا۔۔ہاتھ ہنوز فاتح کے ہاتھ میں تھا۔۔۔کوئی مزاہمت نہیں کی گئی تھی کہ وہ جانتی تھی۔۔۔فاتح کا غصہ!!!

ایگزائمز ہوتے رہے اور۔۔۔بابا کو بول کر اسنے۔۔۔انہیں آنے کا بولا۔۔!!!!!
آنکھوں میں آنسو لیئے جب اسنے بابا سے بات کی تو بابا کو مانتے ہی بات بنی۔۔ !!
کوشش تھی یہی۔۔۔بس ایگزامز اچھے ہوں۔۔۔ریزلٹ اچھا آئے۔۔۔!!!آج۔۔۔ آخری پیپر تھا۔۔۔ایگزامینیشن ہال سے نکلی تو بہت ہی گہرا سانس ہوا کے سپر د کیا

باہر گیٹ پر پہنچی تو پہلے پیپر والی صورتِحال تھی۔۔۔اسکو دیکھتے فاتح حیدر بڑھ کر اسکے پاس آئے۔۔۔بیگ پکڑا اور اسکو گاڑی کی طرف چلنے کا اشارہ کیا۔۔۔ !!!

مرِحا کی سانس بند ہونے کو تھی۔۔۔بابا سے دل ہی دل میں ناراضگی شروع ہوئی۔۔۔

"ہم۔۔کہاں جا رہے ہیں؟"گاڑی کو گھر کے بجائے کسی اور راستے پر۔۔۔رواں دیکھتے وہ خوف زدہ ہوتے بولی۔۔۔

"ہم ساتھ لنچ کریں گے اور پھر آپکو گھر ڈراپ کروں گا"فاتح مسکراتے لہجے میں بولے۔۔

"مم۔۔مگر۔۔بابا سے تو۔۔"ابھی وہ بات مکمل کرتی کہ فاتح حیدر کی سُرخ انگارہ نظریں خود پر دیکھتی وہ گھبراتے خاموش ہوئی۔۔۔۔

جھٹکے سے گاڑی ریورس کرتے۔۔۔گارڈز کی گاڑیوں کی کیو کو بھی درہم برہم کرتے اگلے دس منٹ میں گاڑی مرِحا کے گھر کے آگے روکی۔۔۔۔

مرِحا نے انکو دیکھا تو وہ۔۔سامنے دیکھتے اسکے اترنے کا ویٹ کر رہے تھے۔۔۔

"فف۔۔۔فاتِت۔۔فاتح۔۔۔"خوف اور انکی ناراضگی سے زرد ہوتی اسنے ٹوٹتے ہوئے انکا نام ادا کیا ہی تھا کہ وہ درشت لہجے میں دھاڑے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آوٹ!"اور انکی ڈھاڑ سنتے اسکی آنکھوں سے آنسو گرتے گئے۔۔فوراً سے پہلے وہ گاڑی سے اترتی۔۔۔اندر کی جانِب بھاگی۔۔کہ اپنا بیگ۔۔رولنمبر سلپ۔۔۔۔بکس ۔۔سب بھول گیا۔۔۔ !!!

مرحا یہ تہیا کر چکی تھی کہ آئیندہ۔۔۔اسکو اپنی زبان فاتح کے سامنے بندر کھنی ہے۔۔ !!!وہ ابھی ان کو جانتی نہ تھی کہ کب کون سی بات بری لگ جاتی۔۔۔سو بہتر تھا کہ زبان بند رہتی۔۔

ایگزامز ختم ہوئے تو گھر میں شادی کی تیاریاں چل پڑیں۔۔۔یہاں کا فنکشن رخصتی تھا اور ولیمہ۔۔۔ !!!

پندرہ دن بعد کی تاریخ رکھی جاچکی تھی۔۔اور اب سب کے بازار کے چکر پر چکر لگ رہے تھے۔۔ !!!

پھوپھو کی طرف سے پیغام تھا کہ برائڈل ڈریس سب انکی طرف سے ہوں گے۔۔۔ اے ٹوزیڈ۔۔۔آل تھینگز۔۔۔ !!!

"اوہو۔۔۔تو سَیاں جی اپنی پسند میں ڈھکی دلہن چاہتے ہیں۔۔ " !!! ایمن بولی تھی

۔۔۔

مرِحا۔۔۔سرخ ہوتی وہاں سے اُٹھ گئی۔۔فاتح حیدر کے رویہ سے اسکا دل ہول رہا تھا

۔۔۔نجانے کیسے رہے گی وہ ان کے ساتھ۔۔۔؟

آج۔۔پھو پھو رخصتی کے فنگشن سے ایک دن پہلے۔۔اسکی تمام چیزیں دینے آئی تھیں

۔۔۔مرِحا انکے ساتھ ہی بیٹھی تھی۔۔

"مرِحا بیٹا۔۔۔بیوٹیشن گھر ہی آئے گی تیار کرنے۔۔ٹھیک ہے نا؟" پھو پھو نے اس سے پوچھا۔۔۔

"جی۔۔۔پھو پھو" ہولے سے جواب دیتے وہ۔۔۔امی کے اشارے پر اُٹھ گئی۔۔۔امی ۔۔۔نے اسکو۔۔۔"بہشتی زیور" دی تھی۔۔۔کی وہ۔۔۔پڑھ لے۔۔اور اس نے مرد کا مقام۔۔۔اور عورت کے فرائض و حقوق۔۔۔سب پڑھے۔۔!!! لیکن یہ ایک اچھی بات تھی۔۔۔لڑکیوں کے لیئے یہ سب بہت ضروری ہوتا کہ۔۔پاکی اور ناپاکی۔۔۔کا خیال رکھیں۔۔۔گھر عورت سے ہوتا ہے۔۔۔اور عورت کو اس چیز کا شعور ہونا چاہیئے۔۔..

کسی کو بھی پھو پھو نے ڈریس دیکھنے نہیں دیا کہ سب ایک ہی مرتبہ دیکھیں۔۔!!!سو سب چپ ہو گئے۔۔ !!!

ارسلان ہاوس کو دلہن۔۔۔کی طرح سجایا گیا تھا۔۔۔گلاب۔۔موتیا۔۔اور گیندے کی بہار آئی۔۔ تھی۔۔۔کہ درو دیواران پھولوں سے چھپادیے گئے تھے۔۔ !!!

آج انکی ڈو ھلکی تھی۔۔اور رت جگا تھا۔۔یہ فنکشن کمبائن تھا۔۔!فاتح حیدر انوائیٹڈ تھے۔۔۔لیکن کسی کو نہیں لگتا تھا کہ وہ آئیں گے۔ساتھ ہی باربی کیو کا انتظام بھی تھا ۔۔۔تمان بچہ پارٹی نے فل آن تیاری کی ہوئی تھی۔۔۔لڑکیوں نے بھی ڈھولکی منگوا رکھی تھی۔۔تو لڑکوں کا بھی شاعری کی محفل کا انتظام تھا۔۔۔!!!یعنی کے فجر تک کا فل پرو گرام تھا۔۔۔!!!دریاں بچھا کر۔۔۔دو طرف کا۔۔بیک گراونڈ ڈیکور کر کہ ۔۔۔جگہ بنائی گئی تھی۔۔اس پورے حصہ کے گرد۔۔۔کلاب۔۔موتیے اور گیندے کے پھول لگائے لگئے تھے۔۔۔جو کے۔۔۔دائرہ بناتے تھے۔۔گول سا۔۔یہ تمام انتظام گارڈن ائیریا میں تھا۔۔

خوشبوؤں کا بسیرہ تھا۔۔۔سیکیورٹی گارڈز۔۔پورے گھر کے گرد پھیلے تھے۔۔۔اور یہ بتانے کی کسی مہمان کو کوئی ضرورت نہیں تھی کہ۔اس قدر سیکیورٹی کیوں تھی۔۔۔

فاتح حیدر کی۔۔۔ منکوحا کا گھر تھا یہ۔۔ان کے دشمن بھی بہت تھے اور حاسد بھی!!!

بہترین کمانڈوز۔۔۔ارد گرد پھیلے تھے۔۔ جن کی وجہ سے راحم بھنایا ہوا تھا۔۔

"یار یہ کیا مخلوق ہے۔۔۔ میرا گھر۔۔۔۔ ہے۔۔ ہزار بار آ جارہا ہوں۔۔۔ بار بار چیک کر رہے۔۔"راحم کے اپنے ہی غم تھے۔۔

"کیا پتہ۔۔ان کو تمہیں "چیک" کرنے میں۔۔ مزہ آتا ہو۔۔"اب یہ۔۔ایمن بولی تھی۔۔۔ بے ساختہ ٹھٹھہ لگا تھا سب کا۔۔ !!!

"مرحاااااا"یہ ارحم بولے تھے۔۔۔ اور اب مرحا کو سانس سینے میں اٹکتی محسوس ہوئی ۔۔کہ ارحم بھائی چٹکلا ہی چھوڑتے تھے۔۔

"جی"انکی طرف دیکھنے کی حماقت نہ کی۔۔

"زرا کہوا اپنے شوہرِ نامدار سے۔۔۔ کہ۔۔۔ پابندیاں ہٹائے۔۔۔! آئے ہائے۔۔۔ ایسے بھی کیا ہیرے جڑ گئے تم میں۔۔ کہ ایسی سیکیوریٹی۔۔!!!"سہی سے ٹانگ کھینچی۔۔

مرحا۔۔۔ادھر اُدھر دیکھنے لگی۔۔۔ کہ مہندی لگ رہی تھی جبکہ مہندی والی ہس پڑی ۔۔ !!!

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دلہے والوں کی طرف سے۔۔۔فاتح حیدر کی تمام فیملی تھی۔۔۔یعنی چچا چچی۔۔۔

پھو پھو۔۔۔بمع اہل و عیال۔۔۔

چچی کے دو بیٹے۔۔۔ضامن اور آدم تھے۔۔۔آدم چھوٹے تھے۔۔۔جبکہ ضامن بھائی

شادی شدہ تھے انکی بیوی زونائش۔۔اور ایک بیٹی زاریا تھی۔۔

انکی پھو پھو تھیں جنکی ایک بیٹی نَمرہ تھی اور بیٹا عمار۔۔۔میریڈ تھے۔۔۔انکی وائف

عریشاہ تھیں اور ایک بیٹا۔۔۔مومن تھا۔۔۔ !!! یہ تھی دلہے والوں کی۔۔۔ٹیم

-- !!!

اور مرِحا کی طرف سے۔۔۔انکی چچی۔۔۔اور خالاؤں کی فیملی۔۔۔بڑی خالہ زوبی۔۔

اور انکے دو بیٹے ارحم اور راحم۔۔۔پھر انعم خالہ۔۔۔۔رِدا اور زینب۔۔اور ایک بیٹا

رایان۔۔۔

چچی کی دو بیٹیاں فرح اور ایمن اور ایک بیٹا بلال تھا۔۔۔ !!!

شام رات میں ڈھلی تو گارڈن میں لگی تمام لائیٹس آن ہو گئی۔۔۔اور گھر کی بھی۔۔۔

ایک خوبصورت پرستان سا منظر بن گیا تمام لوگ تیار ہونے میں لگے تھے۔۔

ایٹ لاسٹ۔۔۔۔سب لوگ۔۔۔آنا شروع ہو گئے۔۔۔مرِحا۔۔تیار ہو چکی تھی

۔۔۔فل گھیر والا سادہ سا۔۔یلو فراک پہنا تھا۔۔جس کے کنارے۔۔سلور گوٹا لگا تھا

۔۔۔۔اسکو۔۔ایمن اور فرح لینے آئیں۔۔اور اوپر۔۔۔یلو کلر کا ڈوپٹہ۔۔۔بلال۔۔

رایان اور۔۔۔ارحم راحم نے پکڑا تھا۔۔۔ابھی وہ لوگ انٹر ہوئے تھے۔۔اور سب

مہمان انکی جانب متوجہ ہوئے۔۔۔

لاوڈ سپیکرز میں سے بھی آواز ابھری۔۔

"چاہنے لگے۔۔۔دل۔۔جیسے۔۔اسی پر اَڑ جائے۔۔

دور نہ رہے۔۔۔یار سے۔۔آنکھ جب لڑ جائے۔۔۔ " !!!

اور سب کی ہوٹنگ تھی۔۔۔کوانسیڈنس نہیں تھا۔۔۔راحم نے سب سیٹ رکھا تھا

۔۔۔مسلسل۔۔۔گیندے کے پھول۔۔انکے اوپر گر رہے تھے۔۔۔مرِحا کے دل میں

ایک ہوک ڈی اٹھی۔۔۔یہ سب شور شرابے۔۔رنگ۔۔خوشبو۔۔۔یاد آنے والے

تھے۔۔۔اور یہیں رہ جانے والے تھے۔۔۔ !!!

"پھولوں سی مہکے۔۔تیری زندگی بہار ہو۔۔۔

ڈھیروں وفائیں ملیں۔۔پیار بے شمار ہو۔۔۔ "

رسمیں شروع ہو چکی تھیں۔۔۔اور۔۔۔ایسی ہی بے شمار دعائیں مرِحا کو مل رہیں تھیں ۔۔!!!

دو گھنٹے تک۔۔۔تو یہ فنکشن جاری رہا۔۔۔تمام بڑے اندر چلے گئے تھے۔۔۔اب ۔۔۔ینگ جنریشن۔۔۔کا فنکشن سٹارٹ ہوا تھا۔۔اور پھر۔۔ایک دم سے لائیٹس ۔۔۔آف ہوئیں۔۔۔اور۔۔۔گیٹ کھلا۔۔۔۔فاتح حیدر کی اوڈی اندر داخل ہوئی ۔۔۔مرِحا کا دل۔۔۔ڈھرک ڈھرک گیا تھا۔۔۔۔مگر اسے اب بھی لگ رہا تھا کہ فاتح نہیں ہوں گے۔۔۔مگر۔۔۔آنکھیں تو سب کی تب کھلی۔۔۔جب سپاٹ لائٹ میں چلتے۔۔۔وہ۔۔ان لوگوں کی طرف بڑھے۔۔

اور۔۔۔سپیکرز میں سے آواز ابھری۔۔

"مشکل دل نوں اج سمجھانا۔۔۔

تینوں سجنا۔۔پیناں اے آنا۔۔

جا گیا فیر اک درد پرانا۔۔

کول بیٹھا کہ تینوں سنانا "

اور پھر دلہے والوں کی ہوٹنگ تھی۔۔۔سب سے زیادہ آواز آدم اور عمار بھائی کی تھی ۔۔۔جس سے ظاہر تھا یہ سب ارینج منٹ انہوں نے کی ہے۔۔۔جبکہ دلہن والے ۔۔۔سرپرائز تھے۔۔۔فاتح حیدر۔۔۔اس کے سامنے لڑکوں کے جھرمٹ میں بیٹھ گئے۔۔۔

سب بڑوں کو پتا چلا۔۔۔تو۔۔۔سب باہر آئے اور فاتح سے ملنے لگے۔۔

"فاتح۔۔آپ کا تو ارادہ نہیں تھا آنے کا۔۔"زونش آپی نے انہیں چھیڑنا چاہا۔۔

"ارادہ بن گیا بھابھی۔۔۔"سیدھا سا جواب آیا۔۔۔توسب کی دبی دبی سی ہسی آواز ابھری۔۔زونش آپی ہونک ہوئیں۔۔۔مگر پھر خود بھی ہسیں۔۔کہ فاتح کبھی نہیں تھا گھیرے میں آیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فاتح حیدر کو۔۔۔مرحا کے ساتھ بیٹھا یا گیا۔۔اور رسمیں دوبارہ شروع کی گئیں۔۔۔

ان سب چیزوں سے فری ہوتے۔۔۔بڑے تو پھر اندر کی جانب۔۔۔بڑھے جبکہ۔۔ لڑکے باربی کیو کی طرف اور لڑکیاں۔۔۔اپنی جیولری وغیرہ اتارنے کہ۔۔رت جگے کا پروگرام تھا۔۔۔مگر۔۔۔مرحا کو کسی نے نہیں اٹھایا۔۔آہستہ آہستہ پورا گارڈن خالی ہو گیا۔۔۔فاتح حیدر نے۔۔ایک ٹیکسٹ کیا۔۔تو لان کی۔۔فیری لائیٹس کے علاوہ تمام لائیٹس بند ہو گئیں۔۔۔مرحا گھبرائی۔۔اُٹھنے لگی۔۔فاتح حیدر نے انکا ہاتھ تھاما۔۔۔

"ریلیکس۔۔۔میں بند کروائی ہیں" وہ بہت آرام سے بولے تھے۔۔۔یہ جانے بغیر کے انکی۔۔بیوی۔۔۔کے سانسیں ساکت ہو رہیں ہیں۔۔

"میں نے تو رسم کی ہی نہیں۔۔اسلیئے اب میری باری۔۔ "

کہتے ہی فاتح نے ابٹن کے باؤل میں سے ہاتھ پر ابٹن لگایا۔۔۔اور مرِحا کے چیکس پر ۔۔۔لگایا۔۔مرِحا نے آنکھیں زور سے بند کیں۔۔۔انکے پرفیوم کی دھیمی سی خوشبو۔۔۔ایک حصار کی طرح اسے اپنی شکنجے میں لے چکی تھی۔۔۔مرِحا کے سانسیں سست ہونے لگی۔۔

فاتح ٹشو سے ہاتھ صاف کرتے۔۔اسکو دیکھنے لگے۔۔وہ ڈر رہیں تھیں۔۔اور بہت خوبصورت لگ رہیں تھیں۔۔فاتح کو اس وقت اپنا آپ مونسٹر لگا۔۔اور۔۔۔مرِحا۔۔ بیوٹی۔۔کہ جیسے ان کے ساتھ رہنا بھی ہے۔۔اور ڈرنا بھی ہے۔۔۔

"بیوٹی اینڈ دا بیسٹ۔۔"انکے لب۔۔سرگوشی کرنے لگے۔۔

"مرِحا فاتح۔۔میری بھی رسم نہیں ہوئی۔۔سو اب آپکی باری۔۔ "!

انکار کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔۔وہ پہلے بھی ناراض تھے۔۔اور اب مزید مرِحا انکو ناراض نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔اپنا لرزتا ہاتھ باول میں ڈِپ کرتے۔۔۔اسنے انکے ہاتھ پر۔۔ابٹن لگانا چاہا۔۔پر۔۔فاتح نے ہاتھ پکڑ کر۔۔۔آپنے چہرے پر لگایا۔۔۔انکی

مزید قربت پر۔۔۔مرحا کو طدم نکلتا محسوس ہوا۔۔اور سوچ آئی کہ باقی سب کہاں رہ گئیے ہیں۔۔فاتح مرحا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیئے۔۔ٹشو سے۔۔صاف کرنے لگے۔۔

اور پھر اپنا فیس بھی صاف کیا۔۔اور مرحا کا بھی۔۔ !!

ایک دم سے لائیٹس آن ہوئیں۔۔تو مرحا سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔۔مگر۔۔حالت قابلِ رحم ہی تھی۔۔۔

فاتح نے انکے ہاتھ پر آہستہ سے دباؤ ڈالتے چھوڑ دیا۔۔

کچھ دیر میں۔۔پھر سے سب لوگ واپس اپنی اپنی جگاہوں پر تھے۔۔

"فاتح بھائی۔۔آپ یہاں آئیں۔۔دلہے والوں کی سائیڈ یہ ہے۔۔"ماہم۔۔ہی انہیں ایسے بلا سکتی تھی۔۔۔سوا نے کہا۔۔۔فاتح چپ چاپ۔۔آٹھ کر آ گئے۔۔

راحم نے فوراً ماہم کو لقب سے نوازہ

"ظالم سماجھ۔۔۔"۔۔۔سب مسکرائے۔۔۔ماہم نے اگنور کیا۔۔نو لفٹ کا۔۔ٹیگ تو اسکے ماتھے پر لگا تھا۔۔۔

لڑکیوں۔۔۔نے ڈھولکی۔۔اُٹھالی۔۔۔اب ٹپوں۔۔۔ماہیوں کا وقت ہوا چاہتا تھا۔۔

دلہن والوں کی طرف سے مقابلہ شوع ہوا۔۔

"آلو مٹر پکائے ہوئے نے۔۔۔

ساڈے نالوں بٹن۔۔ چنگے۔۔

جیڑے سینے نال۔۔لائے ہوئے نے۔۔ "

جیسے ہی۔۔بند مکمل ہوا۔۔۔سو لڑکوں والوں کی طرف سے لمبے ے ے ے سے

"اااچھاااا" کی آواز آئی۔۔

"بھابھی جی سن لیں۔۔آپکی دل والی باتیں یہںاں ہو رہی ہیں۔۔۔روک۔۔لیں۔۔

سنمبھال لیں۔۔"عمار بھائی۔۔۔نے تو۔۔حد کی تھی۔۔۔ محفل زعفران ہوئی تھی۔۔

اور۔۔۔مرِحا۔۔۔کے گال تپ اٹھے تھے۔۔۔چہرہ قرمزی ہوا تھا۔۔

"آلو مٹر پکاواں گا۔۔۔

بٹناں نوپراں کرکے۔۔۔

تینوں سینے نال۔لاواں گا۔۔ "

آف لڑکیاں تو لڑکیاں۔۔۔دلہے والوں کے لڑکوں نے بھی۔۔اپنی بے سُوری تال

۔۔پورے دل سے ملائی تھی۔۔

ہر طرف ہوٹنگ تھی۔۔۔مرِحا کو نظروں کے حصار میں رکھے ہوئے فاتح کے چہرے

پر بھی مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔

ایسے ہی یہ۔۔۔ڈھولکی سیگمنٹ بھی چلا۔۔کافی دیر تک۔۔! پھر آخر۔۔۔شاعر میدان میں آئے۔۔۔

سب سے پہلے عمار بھائی کی طرف سے شعر آیا۔۔

زباں ہو، قفل ہو، بوتل ہو، یا رقیب کا سر

تمہارے واسطے ہم کچھ بھی کھول سکتے ہیں

شعر بولتے ساتھ ہی انہوں نے کیپشن بھی لگایا۔۔

This is for real ... from fateh haider .. !

سبکی طرف سے ہوٹنگ ہوئی۔۔ مگر۔۔وہاں بیٹھا ہر ایک فرد جانتا تھا۔۔۔کہ واقعی۔۔ فاتح حیدر کی یہی نیچر تھی۔۔ مگر فاتح نے عمار کو ایک گھوری سے نوازہ تھا۔۔۔

خلوتِ عشق میں خود کو مہِ تاباں کر کے

ذکر کرتے ہیں تِرا____دل میں چراغاں کر کے !!..

جواب لڑکی والوں کی طرف سے۔۔رایان نے دِیا تھا۔۔۔

اور ایسے ہی۔۔۔مقابلہ۔ جاری رہا۔۔

رات کے تین بج چکے تو۔۔۔فاتح حیدر۔۔۔جانے لگے۔۔تب۔۔فرح۔۔ایمن۔۔ ردا۔۔زینب نے انسے فرمائش کی کہ وہ بھی شاعری سنائیں۔۔۔

آنکھوں کی دسترس سے بھی باہر ہے وہ حسین

اور دل یہ چاہتا ہے وہ بانہوں میں قید ہو❤️

فاتح حیدر نے ایک لمحہ میں اپنی بے قراری کا علان سب کہ سامنے کیا تھا۔۔اور سب ہی ہونک تھے۔۔۔جبکہ۔۔۔جبکہ۔۔۔وہ مرِحا کو نظر کے حصار میں لیئے تھے۔۔۔جو کہ اسٹل ہو گئی تھی۔۔۔ بلکل ساکت۔۔انہوں نے۔۔ مسکراتے نظر ہٹالی تھی۔۔۔اور

پھر وہ شور اٹھا کہ خدا کی پناہ !!!

ایسے ہی ہستے مسکراتے۔۔ فنگشن۔۔اختتام پذیر ہوا۔۔

.....-------------------------------

کل بارات کا یعنی رخصتی کا۔۔۔ فنگشن تھا۔۔اور سب کاموں سے فری ہو کر مرِحا چار بجے سوئی تھی۔۔۔بستر پر لیٹتے ہی نیند آگئی۔۔کمر کو جو سکون ملا اسکا کوئی نعم البدل نہیں تھا۔۔۔

صبح۔۔۔ جلدی۔ہی اسکو۔۔زینب نے اٹھادیا کہ امی بلا رہی ہیں۔۔۔اگے گئی تو ایک اور امتحان اسکا انتظار کررہا تھا۔۔۔اسکے جیولری میں۔۔ نتھ بھی تھی۔۔اور فاتح حیدر کی فرمائش آئی تھی کہ۔۔اسکی بیوی کی ناک سلی ہو!!!! سوامی اب اسکو۔۔۔راضی کر

رہیں تھیں۔۔ جبکہ۔۔۔وہ سینے والی آنٹی ہس رہیں تھیں۔۔۔شاید وہ بہت مرتبہ ایسے کیسس دیکھ چکی تھیں۔۔

بلآخر وہ روتی روتی۔۔۔سرخ ناک لیئے۔۔درد سے لب سیئے۔۔۔بیٹھی تھی۔۔۔اور سب کزنز ہس رہیں تھیں۔۔۔یہ ایک عجیب واقعہ ہو چکا تھا اور سبکو یاد رہنے والا تھا۔۔

بیوٹیشن کے ساتھ زنیرہ آپی بھی آئی تھیں۔۔۔تیار کرنے سے پہلے اسکے۔۔۔ابھی ابھی کے سِلے ناک میں نتھ پہنائی۔۔ جسکی۔۔۔درد حد سے سوا تھی۔۔روتے روتے پہنی۔۔۔

"شوہر کے پیار کے لیئے۔۔۔بہت کچھ سہنا پڑتا ہے۔۔چندا" زنیرہ آپی نے کہا تھا۔۔وہ چپ بیٹھی رہی۔۔

کچھ دیر کے بعد۔۔۔بیوٹیشن جب تیار کرنے لگی تو۔۔زنیرہ آپی نے احتیاط کا کہا۔۔۔

اپنی ناک کا سوچتے پر سے آنسو بہنے لگے۔۔۔جو بے دردی سے اسنے صاف کیے۔۔اس وقت دل حد سے زیادہ فاتح سے بدگمان تھا۔۔۔

کُرتی۔۔۔پہنے بیٹھی تھی اور حیا سے چہرا سُرخ تھا۔۔۔بیک لیس کُرتی تھی۔۔۔گہرہ گلا۔۔۔اور کہنیوں تک بازو۔۔۔فٹنگ ایسی تھی کہ مرحا کو رکھ کر سیا ہو۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیو ٹیشن۔۔۔نے جب اسکو۔۔۔فل تیار کر دیا۔۔ڈریس وغیرہ زنیرہ آپی کی ہدایت کے مطابق سیٹ کرتے۔۔۔اسکو کور کیا۔۔۔اور شہزادی بنادیا۔۔۔۔

مرحافاتح حیدر۔۔۔۔تیار تھی۔۔۔مرحا۔۔فاتح حیدر کے لیئے تیار تھی۔۔یہ سوچ آتے ہی۔۔ایک نظر۔۔۔انکی نظر سے خود کو دیکھا۔۔تو حشر سامانیوں سے وہ گھبرائی۔۔۔ ریڈ لہنگے میں۔۔۔جو فل گھیر کے ساتھ۔۔۔کین کین کی وجہ سے پھولا پھولا سا تھا ۔۔۔گولڈن کام ہوا تھا۔۔۔وہ کوئی۔۔۔ریاست کی ملکہ لگ رہی تھی۔۔۔نتھ ڈالے ۔۔ جھومر۔۔۔بندیا۔۔۔مالا۔۔۔نولکھا۔۔پنجاگلا پہنے۔۔بھاری موتیوں سے سجی پازیب پہنے۔۔کلائیوں تک چوڑیاں پہنے۔۔۔!!!وہ سجی تھی۔۔۔سونے سے تول دی گئی تھی وہ!!!وہ۔۔۔پری وش۔۔۔تیار تھی۔۔ !!!!

بیو ٹیشن اور زنیرہ آپی دونوں نے صدقہ دیا تھا۔۔۔ !!!

ابھی وہ روم میں۔۔کزنز کے ساتھ ہی بیٹھی تھی۔۔۔جب باہر سے۔۔ڈھول۔۔۔بینڈ کی آواز آنے لگی۔۔۔تو۔۔۔سب کزنز۔۔فوری طور پر اٹھیں اور باہر کی طرف بھاگیں ۔۔۔کہ برات دیکھ لیں۔۔!!!پیچھے مرحا اس کمرے میں اکیلی رہ گئی۔۔باہر سے ہسنے

۔۔باتیں کرنے کی۔آواز آرہی تھی۔۔۔اور اندر بیٹھی مرحا۔سوچ رہی تھی کہ۔۔یہ ہسی۔۔قہقہے۔۔شاہنائیاں۔۔۔سب یہاں ہی رہ جانی تھیں۔۔ !!!

"خالہ جان

خالہ جان۔۔"یہ لاونج کا منظر تھا جہاں۔۔۔راحم بھاگتا ہوا۔۔۔انکو پکار رہا تھا۔۔

"جی بیٹا"اسکو بھاگتا آتے دیکھ کر وہ گھبرا کر پیچھے ہوئیں۔۔

"مجھے شگن دیں۔۔میں نے سب سے پہلے بارات کو دیکھا ہے۔۔"اسنے آتے ساتھ مطلب کی ہانکنا شروع کی۔۔

"کیوں بھئی۔۔۔تمہیں بڑی جلدی تھی۔۔؟ہیں؟وہ مرحا کو لینے آرہے ہیں۔۔ تمہیں نہیں!!"بلال نے ٹانگ کھینچی۔۔توسب ہس پڑے۔۔

"مجھے یوں جلدی ہے۔۔کہ۔۔۔ہماری چڑیل کو کوئی تو سنمبھالے گا نہ۔۔!"اوپر سے آتی مرحا کو دیکھ اسنے۔۔۔لائن۔۔ایکسپریشن۔۔۔ایکٹنگ سب بدل۔لی۔۔۔۔

خالہ نے سر پر چپت لگاتے اسکو شگن کے پیسے ردیے۔اور مرحا کی۔طرف بڑھیں۔۔ !!!

شاید وہ راحم کی بات سن چکی۔تھی۔۔اس لیئے منہ۔خفا خفا سا تھا۔۔۔۔

"وہ تو تمہیں تنگ کرنے کو مذاق کررہا ہے بیٹا۔۔۔" انہوں نے اسکو تسلی دی اور۔۔

باقی۔۔ خالہ۔۔ اور چچی کے ساتھ اسے لیئے سٹیج کی۔ جانب بڑھیں۔۔۔ !!!

فاتح حیدر۔۔۔ بہت ہی سنجیدہ تاثرات چہرے پر سجائے۔۔ براؤن شیر وانی میں موجود

تھے۔۔۔ سر پر گولڈن کُلا۔۔ رکھا ہوا تھا۔۔ اور وہ انتہائی حسین لگ رہے تھے۔۔۔۔

مرحا کو سٹیج کی۔۔۔ سٹیئرز پر روک لیا گیا۔۔ اور باقی کزنز۔۔۔ رسم کے پیسے مانگنے

لگیں۔۔ جو فاتح نے۔۔ بغیر کسی بحس کے دے دیے۔۔

سٹیئرز پر روکی اس پری وش کو۔۔۔ نظر اٹھا کر دیکھا تو وہ تمام تر حشر سامانیوں کے ساتھ

۔۔ نظریں جھکائے۔۔ ایک جھرمٹ کے بیچ کھڑی تھیں۔۔۔ خود کو۔۔۔ انہیں

دیکھنے سے باز رکھتے وہ خود با خود سٹیئرز کے جانِب بڑھے۔۔۔ اور اپنا ایک ہاتھ۔۔۔

مرحا کے آگے پھیلایا۔۔۔ !!!

مرحا نے۔۔۔ اپنا ہاتھ انکی۔۔ مضبوط۔۔۔ ہتھیلی پر رکھ دیا۔۔۔ کہ اب تو ساری

زندگی اُسے یہی ہاتھ تھامنا تھا۔۔۔ اور اس لمحے اسکے دل سے دعا نکلی کہ۔۔۔ فاتح حیدر

۔۔ اس کے لیئے بہترین ہو !!!

کچھ دیر بعد ہی۔۔۔ تمام کزنز دودھ پلائیکی رسم کرنے کے لیئے آ گئیں۔۔ دودھ کا

گلاس آگے کرتے۔۔۔ ردا اور زینب نے۔۔۔ اپنی ڈیمانڈ رکھی۔۔ "ایک لاکھ"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دوسری طرف سے اب دلہے والے بھی سٹیج پر۔۔۔ برائیڈ اینڈ گروم کے پیچھے کھڑے ہوگئے۔۔۔

"کس بات کے ایک لاکھ" آدم تنگ کر بولے۔۔

"یہ کلاس نظر آرہا ہے۔۔۔ سپیشل ربڑی دودھ کا۔۔۔اس کا ایک لاکھ" بلال نے بھی اسی طرح جواب دیا۔۔

"بھائی آپ چلو۔۔آئس برگ۔۔۔وہاں میں آپکو چاکلیٹ شیک پلاتا ہوں پر مجھے دے دینا ایک لاکھ" آدم نے فاتح کو کہا۔۔

"یہ رسم کمپلسری ہوتی ہے۔۔اس کے بغیر شادی نہیں ہوتی۔۔" فرح بولی تو سبکی ہنسی نکلی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زونش آپی نے سیز فائر کیا۔۔۔اور سب کو ایک ایک مخملی ڈبی دی۔۔۔ جس میں ٹاپس تھے۔۔اور سب کے ڈیزائین ایک سے تھے۔۔۔وہ سب خوش ہو تیں۔۔ شکریہ ادا کرتیں۔۔۔ سٹیج سے اتری۔۔۔اور پھر سب کے کہنے پر فاتح نے دو گھونٹ دودھ پیا کہ رسم مکمل کی جاسکے۔۔۔اور پھر باقی آدم نے پیا کہ اسکی شادی جلدی ہو !!!

کھانے کا دور چلا تو۔۔۔سب کھانا کھانے لگے اور پھر سٹیج پر بھی کھانا چُن دیا گیا۔۔۔

فاتح حیدر نے۔۔۔ کھانا نکالا مرِحا سے مگر کچھ کھایا ہی نہیں جا رہا تھا۔۔۔فاتح نے انکا

ہاتھ پکڑ کر سہلایا تو۔۔مرحا کی ہمت اور بھی جواب دے گئی۔۔۔اسنے کھانے سے ہاتھ کھینچا۔۔۔فاتح نے۔۔ٹیبل کلیئر کروا دی۔۔۔

اب۔۔۔رخصتی کا شور اُٹھا۔۔فاتح نے۔۔انکی کمر میں ہاتھ ڈالتے۔۔انہیں قریب کیا۔۔۔"روئیں گی نہیں!!"اس کے پاس سرگوشی کرتے۔۔۔اسکو نا محسوس انداز میں چوڑا۔۔

مرحا کا دل جو پہلے ہی بوجھل تھا اب کے کچھ اور بوجھل ہوا۔۔۔

سب سے ملتی۔۔۔ملاتی۔۔وہ۔۔۔آخر۔۔فاتح حیدر کے ساتھ گاڑی میں بیٹھی۔۔۔

فاتح خود ڈرائیو کر رہے تھے۔۔اور ان کے علاوہ۔۔۔یہاں کوئی نہیں تھا۔۔۔

گھونگھٹ نکالے۔۔۔وہ۔۔ان کے ساتھ والی۔۔۔سیٹ پر بیٹھ گئی۔۔ !

فاتح نے گاڑی سٹارٹ کی اور ہال کی حدود سے اسے لیئے نکلتے چلے گئے۔۔۔آسمان آتش بازی سے۔۔رنگا رنگ ہو چکا تھا۔۔۔جیسے جشنِ عام ہو رہا ہو۔۔فاتح نے مرحا کو ایک نظر دیکھا اور اسکے گود میں رکھے ہاتھ کو اپنی گرفت میں لیا۔۔۔اور انکے ہاتھ پر ایک آنسو کا قطرہ گرا۔۔۔پھر دوسرا۔۔پھر تیسرا۔۔۔اور اب۔۔۔متواتر ان کے ہاتھ پر۔۔۔مرحا کے آنسو گرنے لگے۔۔۔فاتح حیدر نے اسکو دیکھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپسے کہا تھانہ۔۔۔روییئے گامت۔۔۔!"دفعتاً گاڑی میں انکی سرد آواز گونجی۔۔۔

مرحا کو اورررررونااا آیا۔۔۔دل کر رہا تھا۔۔ چلتی گاڑی سے کود جائے۔۔۔

"میں۔۔نن۔۔نہیں رو رہی۔۔۔!!"اسنے جواب دیا۔۔۔اور کسی حد تک آنسو کنٹرول کیے۔۔۔

گھر۔۔۔کے سامنے گاڑی رکی اور۔۔۔گیٹ کھلتا چلا گیا۔۔۔

حیدر پیلس کو۔۔۔کسی محل کی طرح ہی سجایا گیا تھا۔۔وہ تھا بھی محل ہی۔۔۔گھر۔۔۔ سے پہلے۔۔۔وسیع سبزہ زار۔۔۔اسکے بعد کہیں جا کر گھر کا مین گیٹ آتا تھا۔۔۔مرحا نے تو پہلے کبھی۔۔۔یہ گھر دیکھا بھی نہیں تھا۔۔ !!!

اسکی ساس اور زونی آپی پہلے سے ہی موجود تھیں۔۔۔انہی نے اسکا استقبال کیا تھا۔۔۔

!!!!ہر طرف پھول۔۔خوشبو۔۔!!!!ہسی۔۔ قہقہے۔۔۔!!!خوشیاں تھیں۔۔

مرحا۔۔۔بیٹھی سوچ رہی تھی کے۔۔۔اسنے اس مغرور انسان سے نِکاح کر تو لیا تھا۔۔۔مگر۔۔۔کیا وہ ساری زندگی اسکے ساتھ گزار سکے گی۔۔۔!!!فاتح حیدر پل میں تولہ۔۔پل میں ماشہ۔۔۔۔۔تھے۔۔۔۔رسمیں۔۔شروع ہونے سے پہلے ہی۔۔۔ فاتح نے سکونیگ دے کر فارغ کیا اور اب۔۔۔انکے بیڈروم میں۔۔۔ان دونوں کا فوٹو شوٹ ہو رہا تھا۔۔۔!!!

جلد ہی اس سے بھی۔۔۔فری ہوئے اور۔۔۔فاتح حیدر۔۔۔زونی آپی کو نجانے کیا کیا ہدایت دیتے باہر چلے گئے۔۔۔!!!کچھ دیر تو سب لوگ ہی اسکے روم میں بیٹھے رہے ۔۔۔پھر سب کے جانے کے بعد زونیہ آپی نے اسکو۔۔۔سہی سے بِٹھایا اور۔۔۔کچھ ہدایات دیں۔۔جنکا خلاصہ یہ تھا۔۔کہ۔۔فاتح حیدر کے آنے سے پہلے ڈریس چینج نہ کرنا۔۔۔جیسے وہ کہیں ویسے ہی کرنا۔۔اور۔۔۔واشروم میں نائٹ ڈریس ہینگ ہے ۔۔۔چینیج کرنے کا بولا جائے تو وہی پہننا۔۔۔!!!!اس کے بعد وہ بھی روم سے باہر چلی گئیں۔۔!!!اور مرِحا بیٹھ کر۔۔۔انکا انتظار کرنے لگی۔۔ !!!

روم۔۔کو۔۔گلاب۔۔۔موتیے۔۔۔سے سجایا گیا تھا۔۔خوشبودار کینڈلز۔۔۔جلی ہوئی تھیں۔۔جنکی دلفریب۔۔۔جذبات کو بھکاتی مہک پورے کمرے میں پھیلی تھی ۔۔۔مرِحا کو اپنے حواس جاتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔۔۔دل کی ڈھڑکن حد سے سّوا تھی۔۔۔اور پھر فاتح حیدر کا لیا دِیا سا انداز۔۔۔۔یہ سب باتیں مل کر اسکو لمحہ لمحہ گھبراہٹ کا شکار کر رہی تھیں۔۔۔ابھی وہ۔۔۔خود کو ریلیکس کرنے کا سوچ ہی رہی تھی کہ۔۔ڈور اوپن کرتے۔۔۔فاتح حیدر۔۔۔کمرے میں داخل ہوئے۔۔۔ایک لمحہ کے لیئے مرِحا کو اپنا وجود ہَوا سے بھی ہلکا ہوتا محسوس ہوا۔۔ !!!

"اسلام و علیکم!" ڈور لاک کرتے وہ۔۔۔مرِحا کی جانب بڑھتے بولے۔۔۔انکو اپنی

جانِب بڑھتے دیکھ کر مرِحا۔۔۔کی سانس سست ہوئیں۔۔۔ !!!

"وعلیکم اسلام۔۔" اسنے۔۔۔جواب دیا۔۔۔مرتے کیا نہ کرتے۔۔۔اب تو یہ

سچویشن۔۔ساری زندگی رہنی تھی۔۔۔

فاتح حیدر نے۔۔۔اسکا۔۔چادر سے بنا ہوا۔۔گھونگھٹ الٹ دیا۔۔۔ایک دم سے

ہی۔۔۔چادر ہٹنے پر مرِحا نے۔۔۔انکی جانِب دیکھا اور۔۔۔نگاہوں کا تصادم ہوا۔۔۔۔

فاتح حیدر کو وہ۔۔۔رانیوں سی لگیں تھی۔۔۔سرخ یاقوت جڑے گلوبند میں۔۔وہ خود

بھی سُرخ سی۔۔۔حوروں کو مات دیتی لگی۔۔مرِحا نے فوراً اپنی نظر جھکالی۔۔وہ واقعی

۔۔۔۔بہت خوبصورت لگ رہے تھے۔۔۔چہرے کے تاثرات نرم دیکھ کر اسکو کچھ

حوصلہ ہوا۔۔۔۔

"میں۔۔۔چینج کر رہا ہوں۔۔۔آپ بھی تب تک۔۔جیولری۔۔وغیرہ سے۔۔۔

آزاد ہو جائیں۔۔" وہ۔۔۔کہتے۔۔۔واشروم کی جانِب بڑھے۔۔۔

مرِحا بھی اُٹھتی اپنی جیولیری۔۔۔اتارنے لگی۔۔جب۔۔۔نتھ کی باری آئی۔۔۔تو اس

ہاتھ لگاتے ہی۔۔سسکی نکلی۔۔۔اسکو رہنے دیا۔۔ڈوپٹہ اتار کر۔۔۔پھر۔۔۔خود پر

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لپیٹا۔۔ڈریس کی بیک تو تھی ہی نہیں!!!آگلے حصے سے بھی اسکا نمایاں ہوتا سراپا۔۔

اسکو خود سے نظر ملانے کے قابِل نہیں چھوڑ رہا تھا۔۔۔

"اسکو کیوں نہیں اتارا؟"انہوں نے نتھ کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

مرِحا نے کوئی جواب نہیں دِیا۔۔خود تو جیسے جانتے ہی نہیں تھے کہ کیوں نہیں اتاری

۔۔۔

"لیٹ می ٹرائے۔۔۔"فاتح حیدر۔۔۔مرِحا کو یوں۔۔۔کھڑا دیکھتے اسکے قریب

آئے۔۔۔انکے قریب آنے پر مرحا کے جسم میں۔۔۔سرد لہریں دوڑیں۔۔۔

"مم۔۔میں۔۔میں خود۔۔"اسنے بولنا چاہا۔۔مگر فاتح نے طرف آنکھ سے ایک اشارہ

کیا۔۔۔اور اس میں صاف وارننگ تھی۔۔۔مرِحا بے بسی محسوس کرتی۔۔انکے بلکل

سامنے کھڑی رہی۔۔

مرِحا کا چہرہ اوپر کرتے۔۔انہوں نے اسکو۔۔۔دیکھا۔۔وہ تمام تر حشر سامنیوں سے

لیس۔۔انکا امتحان لینے کو کھڑی تھی۔۔آنکھیں سختی سے میچی ہوئیں تھیں۔۔۔

"انہوں نے۔۔۔ہک کھولا۔۔۔مگر۔۔۔بہت تکلیف محسوس کرتے۔۔۔مرِحا نے

کچھ بھی سوچے سمجھے بغیر۔۔۔اپنے دونوں ہاتھ۔۔۔فاتح کے ہاتھوں پر رکھے۔۔!!!

بھارج زرتاری ڈوپٹہ ۔۔۔ پھسلتا۔۔۔اسکا وجود عیاں کرتا۔۔۔زمین پر گر گیا۔۔۔اور فاتح حیدر۔۔۔وہ پتھر کے ہو گئے۔۔۔ !!!

اس کا بدن تھا میر کا مصرعہ بنا ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!!

ہم میں بھی جستجوئے معانی غضب کی تھی

مرحا بلکل شاکڈ رہ گئی۔۔۔وہ ہلنے کے قابل نہیں رہی تھی۔۔ تبھی اچانک سے اسکی ناک میں سے فاتح نے۔۔۔نتھ الگ کر دی۔۔۔فاتح حیدر کے حواس گم بھی ہوئے تھے۔۔تو محض کچھ دیر کے لیئے۔۔۔ !

"سسس" سسکی بھرتے مرحا نے پیچھے ہونا چاہا پر فاتح کی گرفت کیوجہ سے۔۔۔ ممکن نہ ہو سکا۔۔۔

کمرے میں کینڈلز کی بہکاتی مہک۔۔۔اور سارے راز عیاں کرتا صندلیں بدن۔۔فاتح حیدر کو خود پر ضبط کرنا۔۔۔بہت مشکل لگا اور۔۔۔انہوں نے یہ مشکل آسان کر ڈالی

۔۔۔

یک_مشت وہ مرحا پر حصار تنگ کرتے۔۔انکی گردن پر جھکے۔۔اور اب وہ لبوں سے اسکی گردن سہلاتے۔۔۔اسکو۔۔مشکل میں ڈالے ہوئے تھے۔۔۔۔جب وہ لبوں

سے دباؤ بڑھاتے اسکی گردن کو چومتے تو مرِحا کو اپنا سانس خشک ہوتا محسوس ہوتا۔۔
نہیں معلوم تھا انکی قربت اس قدر جان کسل ہو گی۔۔ !!!
مرِحا بے جان سی ان کے حصار میں کھڑی تھی۔۔ مدھم مدھم سانسوں کی رفتار ختم
ہونے کو آئی۔۔ جب فاتح نے انکپنی ناک کو اسکی کالر بون پر سہلایا۔۔ ایک دم سے
دروازے پر دستک ہوئی۔۔ مرِحا گھبرائی۔۔۔
"فاتح" مدہوش سرگوشی گونجی۔۔ ایک کوشش سی تھی کہ شاید انکا دھیان
مگر فاتح زرا بھی پیچھے نہ ہوئے۔۔۔ عجیب سی سچویشن ہوئی۔۔ دل بند ہو رہا تھا۔۔۔
جب دوبارہ دستک ہوئی تو وہ۔۔۔ جھٹکے سے الگ ہوئی۔۔ پھر بھی حصار نہیں ٹوٹا۔۔۔
بس کچھ فاصلہ بن پایا۔۔ فاتح حیدر نے سرد اور سرخ نگاہوں سے اسکو دیکھا۔۔۔
"دستک۔۔" ابھی وہ کچھ کہتی کہ۔۔۔ ایک دم سے اسکو چھوڑتے۔۔۔ وہ دروازے کی
جانِب بڑھے۔۔
مرِحا نے ناسمجھی سے انکی پُشت کو دیکھا۔۔۔ کچھ دیر دروازے پر کھڑے رہنے کے بعد
وہ واپس آئے۔۔۔
"چینج کریں اور سو جائیں۔۔۔ میں کام سے جا رہا ہوں۔۔۔ لیٹ آوں گا۔۔!" کبرڈ
سے اپنی گن ہولڈر اور گن نکالتے وہ۔۔ باہر کی جانِب بڑھ گئے۔۔ !!

مرِحا۔۔ چینج کرتی۔۔۔ سونے کے لیئے لیٹ گئی۔۔۔ کوئی سوچ دماغ میں آئی ہی نہیں ۔۔ !!!

صبح۔۔۔ اپنے پورے۔۔۔ رنگوں کے ساتھ۔۔۔ آسمان پر پھیلی تھی۔۔۔ اور حیدر وِلا میں پھر سے ہنگامے۔۔ جاگ اُٹھے تھے۔۔ کہ آج ولیمہ تھا۔۔ سو وہی قہقہے۔۔ ہسی۔۔ بے فکری۔۔۔ اور جہاں ذمہ داریاں تھیں سو سب بڑے۔۔۔ انتظامات میں۔۔۔ اور گھر کی عورتیں۔۔ اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہو چکی تھیں۔۔۔ !

ایک۔۔ نئی۔۔ ایک الگ زندگی کی پہلی صبح۔۔ چھُپ کر فاتؔح حیدر کے۔۔ کمرے میں روشنی پھیلا چکی تھی۔۔ جہاں۔۔ مرِحا فاتؔح۔۔ اس بڑے سے۔۔۔ غصہ سے بھرے سے دیو کی قید میں۔۔۔ نیند میں بھی گھبرائی سی سوئی تھی۔۔۔ نجانے وہ کب واپس آئے اور اسکو ایسے حصار میں لیا۔۔

روم کے دروازے پر دستک مسلسل ہو رہی تھی۔۔۔ ہلکے ہلکے کھٹکنے کی آواز پر مرِحا کی آنکھ کھلی۔۔۔ اور آنکھ کھُلنے پر۔۔۔ نظریں فاتؔح کی نظروں سے ٹکرائیں۔۔۔ مرِحا کی سانسیں تھمی۔۔۔ فاتؔح حیدر اس پر جھکے اور اسکے ماتھے پر لب رکھے۔۔۔

"میری۔۔زندگی کی۔۔ صبح۔۔۔ حسین کرنے کا شکریہ!!"اسکے کان کو لبوں سے سہلاتے سرگوشی کی۔۔

مرحا۔۔انکھیں بڑی کیے انہیں دیکھے گئی۔۔۔ !

فاتح اُنہیں چھوڑتے۔۔۔دروازہ کھولنے بڑھے۔۔۔مرحا ہوش میں آتی اُٹھی۔۔اور ڈریسنگ روم کی جانب دوڑی۔۔۔

اسکی پھرتیوں پر فاتح مسکراہٹ دباتے رہ گئے۔۔

-------------------------------.....................

دروازے پر۔۔زونائش آپی اور زنیرہ آپی تھیں۔۔ساتھ میں ملازمہ بھی تھی۔۔فاتح نے دروازہ کھولتے اندر آنے کا۔۔۔راستہ دیا۔۔۔

"فاتح۔۔مرحا کہاں ہیں؟"زنیرہ آپی نے سوال کیا

"وہ۔۔چینج کرنے گئی ہیں۔۔!"بولتے۔۔وہ سٹڈی میں چلے گئے۔۔۔

مرحا فریش ہو کر باہر آئی تو۔۔۔زونش اور زنیرہ آپی کو خود کو دیکھتے۔۔۔سرخ سی ہوئی۔۔انکی کھوجتی سی نظریں۔۔۔کچھ نہ ہوتے ہوئے بھی وہ چور سی ہوئی۔۔۔

"ہاں بھئی۔۔ گزری رات کے آثار دیکھاؤ۔۔"زنیرہ آپی شرارت سے بولیں۔۔۔

مرحا۔۔۔کو انکا سامنا دنیا کا مشکل ترین کام لگا۔۔

"پلیز۔۔۔آپی۔!"مرحا نے مردہ سا احتجاج کیا۔۔۔لیکن وہ کہاں کسی خاطر میں آنا تھا۔۔

"آچھا۔۔۔چلو۔۔۔منہ دیکھائی ہی دکھا دیں!!"زونش آپی نے بولتے ساتھ اسکے گلے میں موجود پینڈنٹ کو دیکھا۔۔فاتح حیدر۔۔۔کے نام کا پینڈنٹ۔۔ !

"بہت خوبصورت۔۔۔!"مگر۔۔یہ فاتح نے اسکو پہنایا کب۔۔۔شاید نیند میں۔۔۔ !!!

اسکے بعد۔۔۔وہ دونوں ہی اسکو۔۔تیار کرنے لگیں۔۔۔توماہم نے۔۔۔اسکے گھر والوں کے آنے اطلاع دی۔۔۔کہ ناشتہ بھی لگ رہا ہے۔۔۔مگر اتنی سب تیاری پر مرحا بہت نروس تھی۔۔

پیرٹ گرین کلر کا فل لینتھ کا فراک پہنے ہوئے۔۔۔جس پر پرپل ذور پنک۔۔۔ریبن ورک ہوا تھا۔۔۔بالوں کی فرنٹ فرنچ بنا کر۔۔۔باقی کھُلے چھوڑے۔۔۔وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔!!مگر پھر بھی ایک کمی سی تھی۔۔۔وہِ پیار نگ رنگی نہیں تھی۔۔۔جس کو زنیرہ اور زونش آپی نے بھی محسوس کیا۔۔۔

پھو وہ ماہم۔۔۔زنیرہ۔۔زونش کے ہمراہ۔۔نیچے ہال کی جانِب بڑھی۔۔۔ہال میں داخل ہوتے ہی۔۔۔سب نے اسکو دیکھتے۔۔تعریف کی اور اس نے سب سے پہلے۔۔۔مشال پھوپھو۔۔۔اور حیدر شاہ کو سلام کیا۔۔۔اور اس کے بعد اپنے پیرنٹس اور باقی گھر والوں سے ملی۔۔

راحم۔۔ارحم۔۔رِدا اور زینب۔۔رایاں۔۔بلال۔فرح۔۔ایمن۔۔نے سہی۔۔ محفل لگائی ہوئی تھی۔۔۔ادھر سے بھی آدم۔۔ضامن بھائی۔۔نمرہ۔۔عریشہ بھابھی۔۔ انکے ساتھ تھیں۔۔۔

ابھی وہ سب باتیں کی کررہے تھے۔۔۔کہ۔۔مشعال شاہ نے۔۔۔مرِحا سے پوچھا۔۔ "بیٹا۔۔فاتح کہاں ہیں۔۔؟"اتنا مشکل سوال نہیں تھا۔۔جتنا اسکو لگا۔۔ابھی وہ۔۔ کوئی جواب دیتی۔۔

"اسلام و علیکم "فاتح نے داخل ہوتے۔۔باآوازِبلند۔۔سلام کیا۔۔مرِحا نے بے ساختہ اسکی طرف دیکھا۔۔۔کریم کلر کی۔۔۔کرتا شلوار پر۔۔براؤن واسکٹ پہنے ہوئے تھے۔۔۔نگاہوں کہ تصادم پر۔۔۔صاف جتایا تھا۔۔مرِحا کو۔۔۔کہ آپکو دھیان کرنا چاہیئے تھا۔۔۔ہر بار ایسے نہیں مدد کی جائے گی۔۔ !!!

کھانے کا دور شروع ہوا۔۔تو۔۔مرحا۔۔فاتح کے ساتھ بیٹھیں۔۔اور۔۔۔امی کے اشارے پر۔۔انکو کھانا سرو کرنا شروع کیا۔۔۔وہ کھانا کھا رہی تھی۔۔جب اُسے۔۔۔ اپنی کمر پر۔۔۔لمس محسوس ہوا۔۔۔ایک دم سے اسنے فاتح کو دیکھا جو اسکو ٹھیک سے کھانے کا اشارہ کر رہے تھے۔۔۔

تب اسکو امی کی بات سمجھ آئی کہ۔۔صرف عورت نہیں ہوتی جو چاہتی ہے کہ۔۔۔ اسے اہم محسوس کروایا جائے۔۔۔مرد بھی چاہتا ہے کہ اسے اہمیت ملے مگر عورت کی طرح وہ کہتا نہیں ہے۔۔۔یہ اسنے جو سرو کیا تھا کھانا۔۔۔فاتح حیدر کو اسکا یہ اقدام پسند آیا تھا۔۔سو وہ بھی۔۔اسکا خیال کر رہے۔۔۔اور اسے اپنے عمل سے محسوس کروا رہے تھے کہ وہ بھی اہم ہے۔۔۔

ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں سے۔۔۔ازدواجی زندگی خوبصورت بن جاتی ہے۔۔۔!!!

عورت اور مرد دونوں کو۔۔۔خیال۔۔رکھنا چاہئیے۔۔۔!

"ماما میں کچھ۔۔۔کام سے جا رہا ہوں۔۔۔" کھانا کھانے کے بعد۔۔۔فاتح۔۔ضامن بھائی کے ساتھ چلے گئے۔۔انکو شاید۔۔فیلڈ آفس کچھ کام تھا۔۔!

"جائیں بیٹا آپ بھی۔۔۔تیاری کریں۔۔پارلر جانا ہے نہ۔۔" چچی جان نے۔۔مرِحا کو بولا۔۔تو وہ بھی ماہم کے ہمراہ۔۔ساتھ لے جانے والی چیزیں۔۔۔لینے۔کہ۔لیئے چل دی۔۔

شادی کے شروع کے دن۔۔۔۔میں سسرال والوں کو آبزروو کرنا چاہیئے۔۔۔فورا رائے قائم نہیں کرتے۔۔۔پہلے۔۔۔آبزروو کرتے ہیں۔۔۔سو وہ بھی یہی کر رہی تھی.!!!

تیار ہوتے ہی۔۔وہ لوگ پارلر کے لیئے نکلے۔۔!مرحا کو ولیمے کے ڈریس اور اسسریز کا کوئی۔۔۔اندازہ نہ تھا۔۔۔زونی آپی۔۔۔نے بتایا تھا کہ یہ سب فاتح حیدر خود لائے ہیں ۔۔۔ !!!

گوکڈن۔۔لانگ میکسی۔۔۔جس پر۔۔۔سنہری ہی نگوں کا کام تھا۔۔۔نجٹ سلیویز کے ساتھ۔۔۔اسکا گلا ڈیپ تھا۔۔جسے فلوقت پنز لگا کر۔۔۔کوَر کیا گیا تھا۔۔ !

کرل کیے بال کھولے وہ۔۔۔میک اپ۔۔۔اور جولیری کے ساتھ۔۔ایک باربی ڈال سی لگ رہی تھی۔۔۔فاتح کی۔پسند میں ڈھلی۔۔۔۔وہ۔۔۔بلکل اسکے مطابق۔۔۔۔ اپسرہ لگ رہی تھی۔۔اسکے ساتھ ماہم تھی۔۔اور کچھ ہی دیر بعد۔۔حیدر شاہ اسکو۔۔۔ پِک کرنے موجود تھے۔۔۔سنبھلتے۔۔۔سنبھلتے وہ۔۔۔گاڑی میں بیٹھی۔۔

"ماشاءاللہ میری بیٹی تو۔۔۔بہت خوبصورت لگ رہی ہے"حیدر شاہ نے اسکو سر پر پیار دیا تھا اور اسکی تعریف کی تھی۔۔!!!مرِحا جھینپ سی گئی تھی۔۔!انکی فیملی بہت چھوٹی سی تھی۔۔۔سو اسکو۔۔۔اس جوائینٹ فیملی۔۔کی سی بڑی سی فیملی میں اڈجسٹ کرنا تھا۔۔۔تھوڑا وقت تو لگنا تھا۔۔۔

بینکوئٹ ہال کے باہر۔۔۔فاتح حیدر کے ہاتھ میں اسکا ہاتھ تھماتے۔۔۔حیدر شاہ خود اندر کی جانب بڑھ گئے۔۔۔اب۔۔ گروم۔اینڈ برائیڈ کو انٹر کرنا تھا۔۔

ریمپ کے گرد۔۔۔سفید پھول۔۔۔لگائے گئے تھے۔۔گولڈن سٹینڈ میں۔۔۔اور اس کے گرد تمام میڈیا اکٹھا تھا۔۔۔تقریباً تمام میڈیا چینلز کے نمائندے یہاں موجود تھے۔۔مرِحا اس سب سے گھبرائی تھی۔۔

"لسن۔۔۔آپ کے ساتھ ہوں میں۔۔۔اگر ضروری نہ ہوتا تو کبھی۔۔آپ کو مشکل میں نہ ڈالتا!!"فاتح حیدر نے انکی کمر سے انکو تھاما اور ریمپ کی جانِب بڑھے۔۔۔

کیمرے۔۔۔فوراً حرکت میں آئے کہ۔۔۔ایک مشہور بیوروکریٹ کی بیوی اور ایک پولیٹیکل فیملی کی۔۔۔۔بہو کو دیکھنے کو سارا عالم بیتاب بیٹھا تھا۔۔۔مرِحا کی لرزاہٹ کو دیکھتے وہ۔۔۔حصار مضبوط کر گئے۔۔۔انکے حصار میں وہ انہی سے لگی کھڑی تھیں!!!

ایک دو پوز دیتے۔۔ میڈیا کو کیمرے بند کرنے کا اور فنکشن انجوائے کرنے کا کہتے۔۔

وہ اسے لیئے سٹیج کی جانِب بڑھے۔۔

"کیوں گھبرا رہی تھیں۔۔۔ حالانکہ۔۔۔۔ گھبرانا تو آپکو مجھ سے چاہیئے۔۔ ٕ کہتے۔۔۔

ڈوپٹہ کے اندر سے مرحا کی کمر کو تھاما۔۔۔ کیونکہ ڈریس بیک لیس تھا۔۔۔ سو۔۔ انکا

ہاتھ اسکو اپنی کمر پر محسوس ہو رہا تھا۔۔

"فاتح۔۔!"لبوں نے بے آواز حرکت کی۔۔۔

"یہ میری زندگی کا حصہ ہے۔۔۔ عادت ڈال لیں۔۔۔ ہمم؟"فاتح نے مرحا کی کمر کو

سہلاتے کہا۔۔

انکو تو اس چیز کی بھی پرواہ نہیں تھی کہ وہ۔۔ پبلک میں ہیں۔۔۔!!! مرحانے۔۔۔ سر

ہلادیا۔۔ مگر اس کے حواس۔۔۔ ساتھ چھوڑ رہے تھے۔۔ کہ فاتح حیدر کا ہاتھ۔۔

حیدریں۔۔ پھلانگتا جا رہا تھا۔۔ !!

"مرحا۔۔۔ آئیں۔۔ میری کچھ دوستوں سے ملیں!"مشال پھوپھونے۔۔۔ آ کر کہا تو

اسکی سانس بحال ہوئی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بیٹا آپ یہاں آرام سے بیٹھیں۔۔۔فاتح بہت۔۔بولڈ ہیں۔۔" وہ مسکاتیں اسکو کہتیں۔۔۔ گیسٹس کی جانِب بڑہیں۔۔۔مرحا۔۔کان کی لوؤں تک سُرخ ہوئی ۔۔۔جب انہوں نے محسوس کر لیا تھا تو نجانے کس کس نے۔۔۔ !!!

ولیمہ اختتام پزیر ہوا۔۔اور پھر وہ ماما۔۔چچی۔۔لوگوں کے ساتھ گھر آئی۔۔۔فاتح پتا نہیں۔۔۔کہاں تھے۔۔ !!!

"بیٹا آپ بھی چینج کر کہ۔۔۔ریسٹ کر لیں۔۔کہ پھرانکی۔۔ مسخریاں شروع ہو جانی ۔۔۔"چچی نے اسے ہدایت کی۔۔ساتھ ہی ساتھ آنکھوں سے۔۔آدم کی طرف اشارہ کیا۔۔۔جو زونی کے گرد ڈانس کر رہا تھا۔۔

وہ مسکراتی ہوئی۔۔ماہم کے ہمراہ۔۔۔روم میں آئی۔۔

بیڈ پر بیٹھتے ہی اسنے۔۔۔ریلیکس انداز میں۔۔۔ٹیک لگائی۔۔۔!!! کمر بیٹھ بیٹھ کر اکڑ گئی تھی۔۔

آج فاتح کا۔۔۔رویہ۔۔قدرے۔۔۔بہتر تھا۔۔آج انکے درمیان کچھ بھی تلخ بات نہیں ہوئی۔۔۔یہی سب سوچتے وہ ڈریسنگ ٹیبل کے آگے۔۔۔کھڑی۔۔جولری اتارنے لگی۔۔آئینہ میں اپنا عکس دیکھتے۔۔۔وہ تھم سی گئی۔۔وہ۔۔۔زندگی۔۔۔میں

سب سے حسین آج لگ رہی تھی۔۔۔جو لری اتارنے بعد ابھی ڈپٹہ اتارتی کے۔۔۔ ماہم آندھی طوفان بنی ڈھاڑ سے دروازہ کھولتی اندر آئی۔۔اور مرِحا جو۔۔پہلے ہی فضول سے وہموں کا شکار رہتی تھی۔۔بری طرح گھبرا کر مڑی۔۔۔!!!اور رنگ اسکا سفید پڑ چکا تھا۔۔ !!!

"بھابھی۔۔بھیئو کہہ رہے ہیں کہ۔۔۔ڈنر کرنے باہر جانا ہے۔۔!!!آپ۔۔کچھ بھی چینج مت کیجیئے گا۔۔۔آپ میرے ساتھ ہی چلیں "!!!

"مم۔۔مگر۔۔۔میں تو۔۔۔جیولری۔۔۔"وہ ابھی بات مکمل کرتی کہ۔۔ماہم۔۔۔ آگے آئی اور اسکا ہار اُٹھا کر۔۔۔اسکو پہنانے لگی۔۔

"اُتار لیا ہے۔۔۔تو۔۔۔پہن لیں دوبارہ۔۔ کنفیوز کیوں ہو رہی ہیں!"ساتھ ہی اسکے گال پر۔۔۔پیار کیا۔۔۔ !!!

اب مرِحا اسکو کیا بتاتیں کہ انکے بھیئو اُسکی جان نِکال کے رکھتے ہیں۔۔

ابھی وہ۔۔۔جانے لگتیں کہ۔۔فاتح حیدڑ۔۔۔اندر داخل ہوئے۔۔

"ریڈی نہیں ہیئے ابھی۔۔؟"وہ مرِحا کو دیکھتے ہوئے۔۔۔ماہم سے بولے۔۔۔ساتھ ہی ڈریسنگ پر رکھی جولیری کو دیکھا۔۔۔ !!!

"میں بھی زرا فریش آپ ہوں لوں۔۔ بھیو۔۔آپ دونوں آجایئے گا۔۔۔"ماہم بھی ۔۔۔خود کو کباب میں ہڈی بنتے دیکھتے۔۔۔وہاں سے کِھسکی۔۔ !

مرِحا۔۔۔پھر سے۔۔جولری پہننے لگی !!

"لائیں۔۔میں پہنادوں۔۔"فاتح۔۔اسکے قریب آتے بولے۔۔

"نہیں۔۔۔!"مرِحانے۔۔۔خود سے ہی سرگوشی کی۔۔۔مگر شاید فاتح حیدر کولِپ ریڈنگ۔۔۔آتی تھی۔۔

"کیانہیں؟"فاتح نے اسکے بے حد قریب ہوتے۔۔اسکو خود سے لگاتے۔۔سرگوشی میں پوچھا۔۔ !!

"کک۔۔۔کچھ نہیں۔۔مم۔۔میں تھک گئی۔۔

"!فلوقت۔۔۔بات بنانی تھی۔۔مبادًا۔۔۔وہ سن کر۔۔۔غصہ ہی نہ ہو جائیں۔۔۔!

فاتح نے۔۔اسکے کانوں میں جھمکے پہنائے۔۔۔انگلیاں جب کان کی لو سے۔۔۔مِس ہوئی تو۔۔!مرِحا کا جسم لرزا!!!اسکے بعد رنگز کی۔۔اور۔۔۔پھر مالا کی۔۔۔باری آئی ۔۔!وہ ہلکاہلکالرزرہی تھی !!!

"سب سختی۔۔باہر والوں کے لیئے ہے۔۔آپ کے لیئے پیار بچاکر رکھا۔۔!!!اگر آپ بھی ایسے کریں گی۔۔تو میرا تو خدا حافظ ہے!!!"تمام زیور اسکو پہناتے۔۔فاتح

نے۔۔اپنا حصار تنگ کیا۔۔مرِحا نے نظر اٹھائی مگر وہ۔۔چوڑے۔۔پھیلے۔۔سینہ کو دیکھتی واپس پلٹ آئی۔ ! ..

"چلیں "آخر فاتح حیدر کو اس پر ترس آیا۔۔

فاتح حیدر کے کچھ۔۔۔قریبی دوست اور ان کی بیگمات۔۔۔کے ساتھ۔۔سیون سٹار ہوٹل میں بیٹھی۔۔وہ اس وقت۔۔۔پُر تکلُف ڈنر کر رہی تھی!!! مکمل طور پر سجی وہ۔۔فاتح کے پہلو میں بیٹھی۔۔!آہستہ سے کھانا کھاتی۔۔انکی باتیں سن رہی تھیں!

۔۔۔اور پھر خدا خدا کر کہ۔۔وہ لوگ گھر کے لیئے روانہ ہوئے۔۔۔اس سب میں رات کے تین بج چکے تھے۔۔کمر بیٹھ بیٹھ کے اکڑ چکی تھی !!!

کمرے میں آتے ہی بے ساختہ۔۔مرِحا نے لمبی سانس لی۔۔۔فاتح حیدر نے۔۔۔! محسوس کیا۔۔ !

"تھک گئی ہیں؟!"انہوں نے سوال کیا تو مرِحا ہوش میں آئی !!!

"جی...میں۔۔چینج کر آتی!!" پتہ نہیں کیوں۔۔انکی موجودگی میں نظریں اُٹھنے سے اور لفظ منہ سے نکلنے سے انکاری ہو جاتے تھے۔۔

"ہمممم "ایک ہنکار بھرتے۔۔انہوں نے مرحا کا ہاتھ پکڑتے۔۔اپنی طرف کھینچا۔۔وہ انکے کشادہ سینے سے جا لگی!!!اسکو حصار میں لیتے اسکا ڈوپٹہ۔۔پنز سے آزاد کیا۔۔۔ رات کی خاموشی۔۔اور مرحا کا مہکتا وجود۔۔۔اور پھر اسکا جھجھکنا۔۔!فاتح حیدر۔۔ مدہوش ہوئے جاتے تھے !!!

اسکے ائیر رنگز اتارتے اسکے۔۔۔کان چومے۔۔مرحا نے نامحسوس انداز میں۔۔۔ فاصلہ بنایا۔۔۔ گردن سیٹ اور ہار سے آزاد کی تو۔۔ایک پُر شدت۔۔۔جسارت کی کہ۔۔۔مرحا۔۔جی جان سے کانپی!!!فاتح حیدر کے ہاتھ اسکے پیٹ پر۔۔ گردش کر رہے تھے اور مرحا کی سانس۔۔۔!بس۔بند ہونے لگی تھی۔۔شاید۔۔۔فاتح حیدر کو۔۔۔۔رحم آیا۔۔

"نائٹ ڈریس کبرٹ میں ہے۔۔"بولتے اسکو آزاد کیا۔۔ !

مرحا فٹافٹ سے۔۔۔چینجنگ روم میں۔۔۔آئی۔۔اور۔۔دروازے سے لگ کر اپنی سانسیں نارمل کرنے لگی !!!

..------------------------

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جب وہ باہر آئی تو۔۔فاتح حیدر روم میں نہیں تھے!!!مرِحا دبے پاؤں۔۔بیڈ کی طرف بڑھی۔۔ابھی وہ۔۔۔کمفرٹر اپنے اوپر لیتی۔۔۔کہ سٹڈی روم سے۔۔فاتح۔۔اینٹر ہوئے۔۔!مرِحا کو دیکھتے ایک۔۔سمائل پاس کی!جیسے انکو۔۔۔یہ اضافہ پسند آیا ہو۔۔روم ڈور لاک کیا!نائٹ بلب آن کیا۔۔!

"کیا ہوا۔۔۔سٹیچو کیوں ہو گئیں ہیں!"اپنی۔۔۔سائیڈ پر آتے۔۔انہوں نے سوال کیا۔۔

"ایسے ہی۔۔۔"مدھم۔سر گوشی۔۔۔کی صورت جواب مِلا۔۔۔

کمفرٹر اوپر لیتے۔۔۔انہوں نے۔۔مرِحا کو۔۔پکڑتے۔۔اپنی طرف کھینچا۔۔مرِحا کوئی مزاحمت نہ کرتے انکے سینے سے جا لگی!!!ایسا محسوس ہوتا تھا کہ۔۔۔جسم میں جان موجود ہی نہ ہو!

"کیوں ڈرتی ہیں؟"انکو مکمل طرح سے اپنے حصار میں لیئے۔۔۔اپنے کندھے پر۔۔۔انکے چہرے کو دیکھتے۔۔۔وہ پوچھ رہے تھے!!

"آپ۔۔آپ۔۔غصہ بہت جلد کرتے۔۔۔ہیں"ایک مدھم سی آواز انکی سماعت سے ٹکرائی۔۔

"پھر دور جانے کی ضدمت کیا کریں!" لیٹتے۔۔۔انکا سر اپنے سینے پر رکھتے۔۔۔وہ ۔۔۔فرمائش کر رہے تھے !!

"فاتح۔۔" مرِحا انکی۔۔۔نوازش پر گھبراتی بولیں۔۔

"سو جائیں۔۔۔جانِ فاتح۔۔۔ورنہ۔۔۔آپکو۔۔کچھ وقت نہیں دے سکوں گا !!!"

ایک۔۔پُر سکون۔۔۔اُجلی۔۔۔ صبح۔۔۔حیدر وِلا پر۔۔۔اُتری۔۔! جہاں۔۔۔مرِحا ۔۔۔فاتح حیدر کی پناہوں میں۔۔۔ہوش سے بیگانہ پڑی تھیں۔۔۔اور فاتح حیدر۔۔۔ خُمار بھری نگاہوں۔۔۔۔سے اُسے دیکھ رہے تھے۔۔۔ !

تو دائمی بہار ہے، میں عارضی مہک

میری بقا اسی میں ہے، تجھ میں فنا رہوں

مرِحا کو اپنے۔۔بالوں میں سرور بخش۔۔لمس کا احساس ہوا۔۔کروٹ بدلنی چاہی۔۔ مگر۔۔تنگ حصار۔۔!!اسکو ماتھے پر۔۔۔۔پُر شدت لمس کا احساس ہوا۔۔فاتح حیدر کو۔۔۔محسوس ہوا۔۔کہ۔۔۔مرِحا کے لیئے۔۔انکا لمس۔۔انجان تھا۔۔شاید۔۔! انکی تیوریاں چڑھیں۔۔!!!

"مرِحا۔۔۔!" پھر بھی بہت ضبط سے۔۔۔انہوں نے۔۔۔نرم انداز میں انہیں آٹھانے کی کوشش کی۔۔۔۔کہ نو۔۔۔۔بجنے والے تھے اور ناشتہ لگنے والا تھا۔۔ اسنے کسمسا کر۔۔انکے بار ہا بار پکارنے پر آنکھیں کھولیں۔۔۔! فاتح حیدر اس پر جھکے ۔۔۔اس کو اُٹھانے کی کوشش کر رہے تھے۔۔اسکو جاگتا دیکھ کر۔۔۔فاتح نے اسکی پیشانی کو۔۔۔اپنے لمس سے مہکایا !!!

"اسلام و علیکم "مرِحا نے انکو کہا۔۔۔۔

فاتح نے سر ہلاتے۔۔۔جواب دیا۔۔۔اور اسی وقت دستک ہوئی۔۔۔

"فریش ہو جائیں۔۔۔میں دیکھتا ہوں۔۔۔"واشروم کی جانِب اشارہ کرتے۔۔۔۔انہوں نے کہا۔۔۔ !!!

وہ براؤن ویلوٹ کی۔۔۔شرٹ۔۔۔جو۔۔۔گولڈن کلر کے ہی۔۔میٹلز سے سجی تھی ۔۔اور ساتھ گولڈن ہی راءسِلک کاٹراوزر پہنا تھا۔۔۔اور زرتاری۔۔ گولڈن۔۔ ڈوپٹہ۔۔۔ہلکا سا تیار ہوئی تھی وہ۔۔۔فاتح حیدر گرے۔۔۔کُرتا شلوار پہنے ہوئے تھے۔۔سب لوگ ناشتہ کی ٹیبل پر بیٹھے تھے کہ چچی لوگوں نے ڈنر کا۔۔انویٹیشن دیا کہ یہ سب سے پہلی دعوت تھی۔۔۔سب نے خوش دِلی سے حامی بھری !! مرِحا۔۔

بھی ہلکی پھولکی باتیں کرتی رہی!!ناشتہ کرکہ!فاتح حیدر تو باہر چلے گئے جبکہ۔۔مرِحا

۔۔زونی بھابھی لوگوں کے ساتھ گھر دیکھنے لگی۔۔۔ !

حیدر وِلا۔۔۔۔بہت بڑا تھا۔۔۔اور بہت خوبصورت بھی!!مگر۔۔۔

تمام۔۔۔۔۔سے زیادہ خوبصورت۔۔۔فاتح حیدر کا۔۔کمرہ۔۔جواب اسکا بھی روم تھا

۔۔جہاں۔۔فاتح کی خوشبو بستی تھی۔۔!ایسے کہ۔اسکا دل دھڑک دھڑک جاتا تھا۔۔

!وہ تو۔۔فاتح کی غیر موجودگی میں بھی کمرے میں نہیں جاتی تھی!!!مگر۔۔۔آہستہ

آہستہ عادت ہو ہی جاتی ہے!!!۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سب لوگ زونی۔۔آپی کے کمرے میں جمع تھے!!!انکے۔۔بیڈ کے اوپر وال پر۔۔۔

بڑی سی۔۔انکی شادی کی۔۔انلارج پکچر لگی تھی!!مرِحا نے سوچا تھا کہ وہ بھی ایسے ہی

۔۔اپنا کمرہ سجائے گی۔۔مگر فاتح کی نیچر۔۔ایسی لگتی نہیں تھی۔۔فاتح بہت ریزرو نیچر

کے تھے۔۔کل رات۔۔انکی باتوں سے اسکو بہت ڈھارس ملی۔۔۔بلکہ وہ کسی حد تک

پُر سکون۔۔بھی ہوئی تھی !!

"کیا سوچنے لگی۔۔؟"زونائش بھابھی نے سوال کیا۔۔

"بھیا کے بارے میں سوچ رہی ہوں گی۔۔نہ ڈسٹرب کریں۔۔!"ماہم نے شرارتی

نظروں سے اسے دیکھتے۔۔زونائش بھابھی کو جواب دیا۔۔

مرِحا بری طرح سے سٹپٹا گئی۔۔ کوئی جواب ہی نہیں بن سکا۔۔۔

"لگتا ہے۔۔ فاتح نے سہی سے۔۔ میوٹ کیا ہوا ہے۔۔!" زونی بھابھی نے دوبارہ۔۔ چھیڑا۔۔۔

یہ سلسلہ بتا نہیں کتنی دیر چلتا کہ۔۔۔ آدم کمرے میں داخل ہوا۔۔! مرحا کے دل سے ایک ہی لفظ نکلا۔۔۔ شکر !!!

"بھابھی جی۔۔!" آدم نے اس پکارا اور اس کے آگے پیار لینے کے لیئے۔۔ سر جھکایا۔۔

!مرِحا۔۔ ہونک ہوئی۔۔۔

مرِحا نے۔۔ چھینپتے ہوئے اس کے سَر پر پیار دِیا۔۔

"بھابھی جی۔۔ ہماری وہ۔۔ کھٹنا پکڑنے والی رَسم نہیں نہ ہوئی۔۔! دیکھیں تو میں آپکا ایک ہی دیور ہوں !!! یہ رسم نہ ہوئی تو میرا دل ٹوٹ جائے گا۔۔" آدم نے اسے۔۔ ایموشنل کرنا چاہا۔۔ اور وہ ہو بھی گئی۔۔۔

"ہم۔۔۔ مگر اب تو کچھ نہیں ہو سکتا۔۔" ماہم نے بھی اداس سی شکل بنائی۔۔ تو مرحا اور بھی اداس ہوئی! اور زونی بھابھی۔۔۔ مسکراہٹ دبائے فروٹس کٹ کر رہی تھیں ۔۔ !

"نہیں۔۔ہو سکتا ہے نا۔۔۔بس آپکو بھیا سے۔۔۔ کریڈِٹ کارڈ لانا ہے! پھر ہم ڈنر کے بعد۔۔ باہر چلیں گے۔۔۔"مرِحا اسکی بات پر ہونک ہوئی۔۔

"مگر۔۔۔"مرِحا نے بولنا ہی چاہا تھا کہ۔۔۔آدم اداس ہوا تھا۔۔ !

"آپ۔۔۔اپنے اِکلوتے۔۔دیور کے لیئے اِتنا بھی نہیں کر سکتیں!"بس وہ۔۔ شکوہ کر کہ۔۔جانے ہی لگا تھا کہ۔۔۔ !

مرِحا فوراً بول اُٹھی۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔!"اور اس کے بعد آدم اور ماہم نے جو ہوٹنگ کی !!!!

وہ دبے پاؤں روم میں اینٹر ہوئی۔۔۔۔۔۔وہ تمام چوڑیاں۔۔۔اتار کر آئی تھی۔۔۔ کہ شور زرا نہ ہو۔۔۔فاتح حیدر۔۔۔سکون کی گہری نیند میں گُم تھے۔۔۔مرِحا نے ایک سُکھ بھری سانس خارج کی۔۔۔کہ اب کام آسان تھا۔۔۔

وہ آرام سے آگے بڑھی۔۔سائیڈ ٹیبل پر۔۔۔وائلٹ۔۔گھڑی اور گن پڑی تھی۔۔۔ !ڈیبٹ۔۔۔کارڈ۔۔۔کہاں ہو سکتا تھا۔۔۔وائلٹ۔۔۔۔مرِحا نے وائلٹ اٹھایا۔۔ براؤن کلر کا۔۔لیدر۔۔وائلٹ۔۔۔الٹ پلٹ کر دیکھا۔۔فاتح کا وائلٹ اُسے پسند آیا تھا۔۔۔کچھ ہی دیر میں مختلف حصوں کی تلاشی لینے کے بعد۔۔۔ڈیبٹ کارڈ اسکے ہاتھ

میں تھا۔۔۔اسنے ایک ڈرتی نظر فاتح پر ڈالی۔۔۔مگر۔۔۔وہ سکون سے سو رہے تھے

۔۔۔وائلٹ کی حالت خراب ہو چکی تھی۔۔کہ۔۔کرنسی کہیں۔۔وزیٹنگ کارڈز

کہیں۔۔۔مگر۔۔۔مرحا۔۔بند کر کہ۔۔۔۔وہ واپس رکھا۔۔کہ۔۔۔۔فاتح تو سو رہے

گہری نیند۔۔انکو کون بتائے گا۔۔کہ کون آیا تھا۔۔۔!مگر مرحا فاتح حیدر بھول بیٹھی

کہ۔۔وہ کسکو۔۔انڈر ایسٹیمیٹ کر رہی ہے۔۔ !

وائلٹ رکھتی وہ جیسے ہی مڑی۔۔۔اور آگے۔۔بڑھنے کو۔۔۔قدم اُٹھایا۔۔ویسے ہی

بلکل اسکی۔۔کلائی فاتح کی گرفت میں آئی۔۔۔اور۔۔مرحا کی روح۔۔۔پرواز کر چکی

تھی!!!یہ تو۔۔پلان میں کہیں تھا ہی نہیں کہ۔۔۔۔فاتح اُٹھ گئے تو کیا ہو گا۔۔؟

۔۔۔وہ پیچھے۔۔پلٹنے سے انکاری تھی۔۔۔سنا تھا پیچھے دیکھنے والا۔۔۔پتھر کا ہو جاتا ہے

۔۔۔مگر اسکے معاملے میں اُلٹا تھا کہ۔پیچھے۔۔پتھر تھا۔۔ !!!

فاتح آرام وسکون سے۔۔۔انکے پلٹنے کا انتظار کرنے لگے!کہ۔۔۔زندگی تو وہی تھے

۔۔مرحا کو۔۔۔انہی کے پاس آنا تھا!!مگر۔۔۔زندگی۔۔مرحا تھی !

مرحا چاہتی تھی کہ فاتح ہاتھ چھوڑ دیں۔۔!وہ کہیں غائب ہونا چاہتی تھی۔۔۔کیا

سمجھیں گے چوری کر رہی تھی وہ !!

بلآخر اسکو مڑنا پڑا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novel|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں۔۔وہ۔۔مجھے۔۔چوری۔۔۔!" نظریں زمین میں گاڑے وہ۔۔جواب کیسے دے سوچ رہی تھی !!

اسکا ہاتھ پکڑے ہی فاتح اٹھ کر بیٹھے۔۔۔اور اسکو ساتھ بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔

"آپ وضاحت مت دیں۔۔! مجھ سمیت ہر شہ آپکی ہے! مرحا فاتح حیدر...!" ہلکا سا مسکرائے۔۔"سوائے آپ۔۔کے " !

مرحا نے۔۔حیرت زدہ۔۔نظروں سے فاتح کو دیکھا۔۔وہ۔۔کتنا زیادہ اظہار کر رہے تھے !!

"کافی بنا کر لائیں۔!" فاتح یہ کہتے ڈریس چینج کرنے ڈریسنگ روم۔کی جانب بڑھے ۔۔!

فاتح حیدر۔۔!خود کو آئینہ میں دیکھتے!!! ریڈی ہوتے سوچ رہے تھے۔۔مرحا کب انکی دل کی دھڑکن بنی؟ کچھ معلوم نہیں تھا۔۔رات انکو بانہوں میں سُلاتے ہی یہ معلوم۔ہو چکا تھا کہ یہ جسم اب اور کوئی لمس قبول کرنے کے قابل نہیں رہا۔۔!!!!

دل تاریک ہے تیرے وصل کی روشنی چاہتا ہے♥

ڈنر پر۔۔۔سب لوگ ہی تھے!!!مرحا کی۔۔امی لوگ بھی انوائیٹڈ تھے۔۔!چچی لوگ بھی!۔۔۔بس وہ لوگ بھی کچھ دیر میں پہنچنے والے تھے۔۔

"فاتح کی شادی کا اتنا ارمان تھا نہ!!اور واقعی۔گھر میں کیسی رونق لگا دی ہے۔۔!"چچی ۔۔ٹیبل سیٹ کرواتے۔۔۔بول رہی تھیں۔۔!اور پھر۔۔تمام لوگ ہی کچھ دیر میں آ گئے۔۔۔سب سے مل کر اب وہ فاتح حیدر کے انتظار میں تھی۔۔بار بار نظر۔۔۔۔ لاونج انٹرنس پر جاتی۔۔اور نامراد ہی واپس پلٹ آتی۔۔!!فاتح کے اتنے نرم رویے سے۔۔اس کے دل میں سافٹ کارنر بن چکا تھا!!یہاں سب بہت اچھے تھے۔۔!!! پورچ میں گاڑی رکنے کی آواز آئی تو۔۔مرحا۔۔فورا۔۔مین ڈور کی جانب بڑھی۔۔ فاتح حیدر کی ہی گاڑی تھی۔۔انہی کے گارڈز۔۔انکی زندگی کا حصہ تھی یہ تیزی۔۔۔ گاڑی سے نکل کر سامنے دیکھا تو۔۔۔مین ڈور پر کھڑی۔۔مرحا فاتح حیدر ان کا انتظار کر رہی تھیں۔۔۔مہرون رنگ کی ساڑھی پہنی ہوئی تھی۔۔جس پر ایپلک ورک تھا۔۔ مہرون ہی لپسٹک۔۔۔ہلکا سا میک اپ۔۔۔۔اور ساتھ میں ہیلز ڈالے وہ بہت اچھی لگ رہیں تھیں!!!فاتح کے دیکھتے ہی۔۔مرحا کی آنکھوں میں چمک بڑھی۔۔۔!!!وہ مسکرائی تھیں۔۔۔

"۔تمہارا ہنسنا ہماری نظموں کی ابتداء تھی"

فاتح تمام گارڈز کو انکے رومز کی طرف جانے کا بول کر مرحا کی طرف بڑھے۔۔۔!

"اسلام و علیکم!!"مرحا نے پہلے سلام کیا۔۔!فاتح نے سر ہلا کر جواب دیا۔۔۔چلتے چلتے۔۔وہ دونوں لاونج میں آئے۔۔سب کو۔۔۔سلام کرتے فاتح روم کی طرف بڑھے اور مرحا۔۔ڈائینگ ایریا کی جانب بڑھنا چاہتی تھیں مگر!صرف فاتح حیدر نے کمر میں بازو حمائل کیا۔۔اور انکو اپنے ساتھ سٹیئرز کی جانب لے جانے لگے۔۔مرحا۔۔صرف انکو دیکھ کر رہ گئی۔۔!اسکا رنگ۔۔۔گلابی ہو رہا تھا۔۔!!!سب انکی۔طرف ہی متوجہ تھے۔۔مگر خیر۔۔فاتح حیدر کو کیا فرق پڑنا۔۔۔تھا؟!!!

"آپ بہت خوبصورت لگ رہی ہیں۔۔۔مرحا۔۔"روم میں آکر۔۔۔۔اپنی گرفت میں لیئے فاتح اسکی تعریف کر رہے تھے!!!

"آپ بھی اچھے لگیں نا۔۔!میں نے سب چیزیں چینجنگ روم میں رکھیں ہیں۔۔!!جلدی کریں۔۔سب انتظار کر رہے ہیں!!!"مرحا نے گویا۔۔خود کو بچانا چاہا!!

"پھر سب کی بات۔۔!!!خیر۔۔ٹھیک ہے۔۔"فاتح اسکو چھوڑتے۔۔وائلٹ۔۔گن ہولڈر۔۔رکھتے۔۔واش روم کی جانب بڑھے۔۔۔۔مرحا بھی۔۔واپس ڈائننگ روم کی جانب بڑھی۔۔۔!!!

"فاتح بھائی لوزیو آلوٹ"اسکے اینٹر ہوتے ہی۔۔فرح نے۔۔تعریف کی۔۔۔۔

مرحا مسکرائی۔۔فیری ٹیلز پسند تھیں فرح کو۔۔۔!!اس کو شہزادے کا انتظار تھا۔۔!!

اور فاتح کو بھی وہ ایک شہزادہ ہی سمجھ رہی تھی۔۔وہ تھے مگر تھوڑے موڈی شہزادے

اسی طرح باتوں میں۔۔۔شام گزری۔۔۔خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا

۔۔۔۔شاپنگ پر جانے سے۔۔ بڑوں نے منع کیا کہ۔۔رات بہت ہو چکی تھی۔۔ مگر

۔۔آدم نے بھی آن لائن۔۔آڈر کیا۔۔۔!!آدم وِل بی آدم۔۔۔یہ ماہم کے

ریمارکس تھے !!!

وہ چچی ساس کے ساتھ تھوڑی بہت ہیلپ کروا کر آئی۔۔روم میں کوئی نہیں تھا۔۔

فاتح شاید۔۔سٹڈی روم۔میں تھے۔۔۔مرحا ابھی کبرڈ کی طرف بڑھی کہ سٹڈی کا

دروازہ کھولتے وہ روم میں آئے۔۔

"کافی دیر نہیں کر دی۔۔۔"فاتح نے اسے دیکھتے پوچھا۔۔۔وہ ابھی تک۔۔۔۔اسی

ساڑھی ملبوس تھی۔۔۔بس منہ دھل کر۔۔۔۔۔۔۔۔نکھر گیا تھا۔۔ !!!

"وہ۔۔چچی کے ساتھ کافی پینے میں۔۔۔اور باتوں میں وقت کا اندازہ ہی نہیں ہوا۔۔

!!!"مرِحا نے مسکرانے کی۔کوشش کرتے ہوئے جواب دیا۔۔۔فاتح کا رویہ

حوصلہ افزا تھا مگر پھر بھی۔۔وہ انکی ویئرڈ نیچر کی وجہ سے ہچکچاتی تھی !!

"دھیان رکھنا چاہیے تھا نہ۔۔۔کیا آپ مجھ سے محبت نہیں کرتیں۔۔۔؟مرِحا کے

مقابل کھڑے۔۔انکو نظروں کے حصار میں رکھے فاتح حیدر نے ان سے سوال کیا۔۔۔

مرِحا کو لگا جیسے اسکا دل۔۔۔کہیں سمندر میں ڈوب گیا ہو آخر۔۔۔اتنی غیر متوقع

صورتِ حال میں۔۔یہ سوال !!

"کرتی ہوں"اسنے ان کی شرٹ کے بٹنز پر نظریں گاڑھے جواب دیا۔۔۔آئی کنٹیکٹ

محال تھا !!! فاتح اسکو اپنے حصار میں لیئے نرمی سے اس پر جھک گئے !!!مرِحا کے

تمام خدشات۔۔اپنی موت آپ مر گئے تھے۔۔۔اور فاتح حیدر کی تشنگی تمام ہوئی

--!!!

وہ رات زندگی کی حسین ترین راتوں میں سے ایک رات ہونے جا رہی تھی!!!وہ

دونوں مکمل۔ہونے جا رہے تھے!!!کہ مقصدِ حیات۔۔۔کی۔تکمیل ہو رہی تھی

--!!!

وابستہ تیرے ساتھ ہیں اِس دل کی دھڑکنیں،

کتنا ہے دِل پہ میرے تجھے اختیار، دیکھ

ایسے ہی۔۔۔دن گزرتے گئے۔۔!!!اور یہ بھی ایک دن تھا۔۔جب مرِحا کی امی لوگوں نے۔۔تمام حیدر وِلا کو۔۔ڈنر پر انوائیٹ کیا۔۔۔سب جلدی سے ریڈی ہونے لگے۔۔۔پلینز سیٹ ہوتے رہے۔۔!!بچہ پارٹی کو زیادہ جلدی تھی کہ باربی کیو۔۔کا پلان تھا سب کا۔۔!مرِحا کی خالہ۔لوگوں نے بھی ہونا تھا۔۔!!!یعنی تمام۔۔اہتمام تھا۔۔

فاتح حیدر اور مرِحا نے ڈریس میچنگ کی تھی!!فاتح اسکی ہر بات مانتے تھے۔۔!!! سب باتیں۔۔۔مرِحا کو اپنی زندگی پر رشک آنے لگا تھا۔۔۔بہت سخت مزاج مگر۔۔۔ اس پر جان دیتے تھے فاتح۔۔ ...

جب وہ لوگ امی کی طرف پہنچے تو سب نے ہی اسکی تعریف کی۔۔۔امی نے باقائدہ نظر اتاری۔۔۔وہ فاتح حیدر کے رنگ میں۔۔۔سجی۔۔انتہائی حسین لگ رہی تھی۔۔ابھی دن ہی کتنے ہوئے تھے۔۔۔بیس دن۔۔۔شادی کو صرف بیس دن ہی ہوئے تھے !!!

ارحم۔۔راحم۔۔۔بلال۔۔۔فرح۔۔ایمن۔۔سب ہی اسکو چھیڑتے رہے۔۔پھر سب کی واپسی کا وقت ہوا تو امی نے اسے اور فاتح کو روکنا چاہا۔۔مگر کیونکہ انکی صبح میٹینگ تھی سو وہ۔۔۔معذرت کر گئے !!! مگر کچھ دیر مزید۔۔ٹھر گئے۔۔۔!!!

اور فاتح حیدر نے تمام گارڈز گھر والوں کے ساتھ روانہ کر دیئے۔۔۔

واپسی پر۔۔۔مرحا فاتح کے ساتھ باتیں کر رہی تھی !!سامنے کوئی نہیں تھا۔۔اور اچانک سے سامنے ایک گاڑی آئی۔۔۔شاید اسکا ڈرائیور ڈرنک تھا مگر۔۔۔گاڑی ہوا میں کلابازیاں کھاتی گئی۔۔اور۔۔۔مرحا فاتح کا بازو پکڑے رہی تھی !!!اس کے بعد کوئی منظر۔۔۔بصارت نے نہیں دیکھا۔۔۔ !!!!

فاتِء کو بھی چوٹیں آئیں تھیں مگر۔۔۔مرحا زیادہ انجرڈ تھیں۔۔فاتح اپنی تکلیف بھلائے۔۔۔ڈاکٹرز۔۔میڈیا اور مرحا کی تکلیف میں پاگل ہوئے تھے۔۔۔!!اتنا کم وصل۔۔۔کسی صورت قبول نہیں تھا۔۔۔

انکا بس نہیں چلتا تھا کیا کر دیں۔۔۔وہ ڈرائیور۔۔جو ڈرنک تھا۔۔۔وہ۔۔مر چکا تھا !!!ورنہ اسے فاتح ہی نہیں چھوڑتے !!!کئی دن کی چینج نہ کی گئی بینڈیج۔۔۔شکن

آلود کپڑے۔۔۔!!!فاتح حیدر کی یہ حالت۔۔۔دُنیا کو رلا یے ہوئے تھی۔۔۔کتنے ہی وش کارڈز آتے تھے۔۔۔مرحا کو وینٹیلیٹر پر تین دِن ہو گئے تھے۔۔۔

جو بھی فاتح سے ملتا وہ ایک ہی جملہ۔۔۔کہتا۔۔

"اللہ سب خیر کرے گا۔۔آپ پریشان نہ ہوں۔۔ !"

اپنی حالت کا خود احساس نہیں ہے مجھ کو

میں نے اوروں سے سنا ہے کہ پریشان ہوں میں

پانچواں دن۔۔۔چھٹا دن۔۔اور آج ایک ہفتہ ہو گیا تھا۔۔فاتح کو لگ رہا تھا اب انکو سانس نہیں آئے گی!!وہ اجازت لے کر۔۔۔آئی سی یو میں داخل ہوئے۔۔۔وہ وجود جس میں اور جس سے۔۔زندگی دوڑتی تھی۔۔زردیوں میں گھُلا تھا۔۔۔ہاتھ جن سے ابھی مہندی سجائی نہ اُتری تھی۔۔ان پر ڈرپس کے نشان تھے۔۔۔مصنوعی سانس کی بدولت زندگی کی ڈور سے وہ جڑی۔۔اتنی تکلیف کیسے برداشت کر رہی ہے!!!آنسو انکی آنکھوں سے لڑیوں کی صورت بہے۔۔۔!!!مرحا انکی زندگی تھیں۔۔۔ !!!

اس بار تیرے پاؤں تک آگیا ہوں میں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کوئی اور ستم کر مگر چھوڑ کہ نہ جا

اور وہ واقعی مرِحا کے قدموں میں کھڑے تھے !!!

ہاسپٹل کی راہداری میں کھڑے۔۔۔فاتح حیدر آسمان کو دیکھ رہے تھے۔۔۔اور آسمان کو دیکھتے۔۔پہلی بار۔۔آج۔۔۔اس یخ بستہ رات میں۔۔۔فاتح۔۔۔ بلکل بلینک تھے !!!کوئی جلدی۔۔کوئی۔۔مشن۔۔کوئی آواز نہیں تھی۔۔۔کوئی عکس آنکھ میں نہیں تھا۔۔۔کوئی۔۔سوچ۔۔۔نہیں تھی !!!جیسے زندگی کی کوئی رمق ہی موجود نہیں تھی !!!

مرِحا۔۔۔انکی سانسوں میں آبسی تھیں۔۔۔ہر جگہ وہ۔موجود تھیں !!!انکی آواز ۔۔۔انکی عادات۔۔انکی سرگوشیاں۔۔۔انکی نرمیاں۔۔۔۔ !!!

لہو میں ٹھہر گیا یہ۔۔۔پکار کا موسم۔۔۔ ❤ !!!

ڈاکٹرز۔۔۔کی ٹیم کی مشاورت سے کل انکا۔۔۔۔وینٹیلیٹر اترنا تھا۔۔۔!کہ اگر زندگی موجود کو تو۔۔۔۔وہ۔۔واپس انکے پاس آجائیں !!!آج کی رات تو بھاری ہی تھی مگر۔۔کل کا دن اَمر ہونے والا تھا !!!!

رات کب دن میں بدلی۔۔۔۔! پتہ ہی نہیں لگا۔۔۔ایک جھگڑ۔۔۔۔سے چل رہے تھے۔۔!!اور فاتح حیدر کی جان ہوا ہو رہی۔ تھی۔۔مرِحا سے متعلق عجیب طریقے کے۔۔۔خیالات۔۔۔آرہے تھے۔۔جن کو وہ بیان کرنے سے قاصر تھے۔۔۔اسکو ۔۔۔ہیڈ انجری تھی۔۔اسکو۔۔۔۔بہت سی خراشیں۔۔۔آئی تھیں۔۔۔!!!ڈاکٹرز اندر۔۔۔اسکی واپسی۔۔۔اسکی۔۔زندگی کے لیئے کوشش کررہے تھے!!!اور وہ باہر۔۔۔انتظار میں تھے کہ انہیں جینا ہے یا مرنا۔۔۔۔

یہ وسوسے تو یار۔۔۔۔۔مجھے کھا گئے یونہی۔۔ !!!

ساتھ میں موجود ماما بابا۔۔۔مرحا کے گھر والے۔۔۔سب لوگ فراموش کیے بیٹھے تھے وہ۔۔۔!!!سانسیں رکتی تھیں!!پھر چلتی تھیں۔۔۔ !!!! ڈاکٹر باہر آئے تھے تو مرِحا۔۔۔سے متعلق۔۔۔فاتح سے پوچھا ہی نہیں گیا۔۔

"شی از فائن۔۔سر۔!!"ڈاکٹر نے گویا۔۔۔زندگی کی نوید سنائی تھی۔۔

"لیکن۔۔۔آپ ابھی مل نہیں سکتے"فاتح سر ہلا کر۔۔۔پریئر روم کی جانِب بڑھے !!!!سب کو۔۔۔۔ایک سکون سا۔۔۔۔خود میں اترتا محسوس ہوا۔۔فاتح حیدر میں

۔۔۔ان سب کی جان تھی!!!وہ کبھی بھی کسی چیز کی خواہش نہیں کرتے تھے۔۔!!!
مگر۔۔۔۔اب انکی زندگی میں خوشی۔۔۔مرحا۔۔سب کو۔۔۔معلوم۔تھا۔۔۔فاتح کی محبت تھیں ..!

سب سے مل چکی تھی۔۔مگر۔۔فاتح کہاں تھے!!!!سب سے انکی خیریت بھی ملی۔۔۔۔مگر۔۔۔۔۔
کچھ دیر بعد۔۔۔وہ غنودگی میں۔۔۔چلی گئی۔۔ !!!
کچھ دیر بعد۔۔۔ویل ڈریسڈ سے فاتح۔۔۔ہاسپٹل میں داخل۔ہوئے۔۔۔۔۔
"اس شخص کی ساری شان۔۔۔مرحا سے تھی"!!!!
وہی۔۔۔گارڈز کا جلوس۔۔۔وہی تیزی۔۔۔زندگی واپس لوٹ آئی تھی۔۔۔۔
جیسے ہی۔۔۔وہ روم میں داخل ہوئے تو سب ہی۔۔۔گھر کے لیئے نکل گئے۔۔فاتح نے دیکھا وہ شاید نیند میں تھیں!!ایسے اُنہیں دیکھنا۔۔۔تھا تو بہت کٹھن۔۔۔مگر بہت شکر تھا کہ وہ زندہ تھیں۔۔۔وہ زندہ تھیں تو زندگی تھی۔۔
مرحا کو جابجا۔۔۔۔خود پر ایک دہکتے لمس کا احساس ہوا۔۔۔۔جیسے ہی شعور تک آئی تو ۔۔۔احساس ہوا کہ فاتح انکو۔۔۔کسی قیمتی متاع کی طرح۔۔۔چوم رہے تھے!!!کتنا

سرشار کر دینے والا احساس تھا۔۔کہ ۔۔۔وہ پریشان تھے۔۔۔کسکے لیئے۔۔۔مرِحا کے لیئے!!اسکے خود کے لیئے !!!

"فاتح.."ایک سرگوشی سی لبوں سے نِکلی تھی۔۔۔اور فاتح حیدر کو احساس ہوا۔۔کہ ۔۔۔ہر چیز میں جان آگئی ہے۔۔مرجھائے ہوئے پھول کھل اُٹھے ہیں...یہ دن۔۔۔ جو وسوسوں میں شروع ہوا۔۔۔خوشنصیب۔۔دنوں میں شمار ہو گیا ہے۔۔!!!ہر چیز جو زرد۔۔رنگ میں۔۔مرجھائی ہوئی تھی۔۔وہ۔۔اپنے اصل۔رنگ میں واپس آگئی ہے اور۔۔جینے لگی ہے!!!فاتح کو لگا تھا کہ "سانس"ہر چیز میں واپس آگئی ہے۔۔۔۔

"مرِحا۔۔مرِحا۔۔"! فاتح حیدر نے اُن کی پکار پر۔۔۔انکے چہرے کو دونوں ہاتھوں سے تھاما۔۔ !

"کبھی۔۔کبھی مجھے چھوڑ کر نہیں جائیں گی؟"مرِحا کی آنکھوں میں اپنی آکھیں گاڑے وہ پوچھ رہے تھے۔۔۔نہیں وعدہ مانگ رہے تھے۔۔!!فاتح حیدر کی آنکھوں میں کیا کچھ نہیں تھا۔۔محبت۔۔۔وفا۔۔پریشانی۔۔مگر ان سب پر غالِب۔۔۔مرِحا کو کھو دینے کا خوف۔۔ !!!

"نہیں جاؤں گی۔۔ "! سرگوشی سی۔۔ تھی۔۔۔وہ۔۔جو۔۔۔ان کے لبوں سے آزاد ہوئی۔۔۔تو فاتح کو دنیا جہاں کا۔۔۔سکوں۔۔۔نصیب ہوا۔۔۔ !!!

مرِحا۔۔۔کافی حد تک۔۔۔ٹھیک ہو چکی تھیں۔۔۔اور اب آن انہیں ڈسچارج ہونا تھا ۔۔۔ان۔۔چار پانچ دنوں میں !!! جب وہ ہوش میں تھی۔۔تو۔۔آدھا شہر ہی اس سے ملنے آچکا تھا۔۔!!!ابھی ہی۔۔۔ڈاکٹر نے۔۔۔ڈسچارج سلپ پکڑائی تھی ۔۔۔پھر۔۔۔ماما۔۔(پھپھو)آئی تھیں۔۔۔گھر کے کپڑے۔۔۔لے کر۔۔کہ چینج کر لیا جائے۔۔

گرین کلر کا۔۔پرنٹڈ سوٹ!ٹراؤزر شرٹ۔۔فاتح حیدر۔۔۔ہاسپٹل کے باہر ہی کھڑے تھے۔۔وہ ان تھوڑے دِنوں۔۔میں۔۔بہت کم آئے تھے۔۔۔مرِحا نے بہت محسوس کیا۔۔

ابھی بھی وہ باہر ہی کھڑے تھے۔۔مرِحا کو ایسے دیکھنا۔۔ان کے لیئے عذاب سے کم نہیں تھا۔۔۔

ہاسپٹل سے باہر نکلتی ہوئیں دیکھائی دئیں۔۔۔تمام گارڈز۔۔سمیت فاتح الرٹ ہوئے !!

پیرٹ گرین پرنٹڈ ڈریس میں ماما کے ساتھ آتی ہوئیں مرِحا۔۔۔بہت کمزور۔۔اور زرد لگیں تھیں۔۔۔فاتح کا دل بے طرح اُداس ہوا!!! مگر۔۔یہ یقین بھی تھا۔۔۔ کہ۔۔۔ٹھیک۔۔ہو جائیں گی۔۔۔

مرِحا ماما کے ساتھ ہی۔۔۔دوسری گاڑی میں بیٹھنے لگی۔۔!!! مگر۔۔فاتح نے جیسے ہی اپنی گاڑی کا دروازہ وا کیا۔۔مرِحا نے انہیں دیکھا۔۔۔!صاف آنکھوں میں تحریر تھی ۔۔۔کہ۔۔۔یہاں۔۔بیٹھیں۔۔!مرِحا ماما کو دیکھتی۔۔۔فاتح کی طرف بڑھ گئیں۔۔ انکے سامنے ہی انکے کچھ بولنے سے۔۔پہلے۔۔وہ۔۔گاڑی میں بیٹھ گئیں۔۔۔!!!!

وہ محبت نہیں تعظیم کیا کرتی ہے

نیک نامی سے میری جان چھُڑا دے کوئی

رفتہ رفتہ۔۔دن گزرتے جا رہے تھے۔۔!!!مرِحا۔۔۔کا خیال حد سے بڑھ کر۔۔۔۔ سب رکھ رہے تھے۔۔۔وہ بہت۔۔۔جلد ہی ٹھیک ہو گئی۔۔۔۔۔سب کچھ۔۔۔ نارمل ہو رہا تھا۔۔آہستہ۔۔آہستہ۔۔۔!!!فاتح دو دن سے کہیں کام گئے تھے۔۔!!! انکی جاب کی نوعیت ہی ایسی تھی۔۔۔انکی غیر موجودگی میں ماہم۔۔۔انکے ساتھ ہوتی

تھی۔۔۔!!واقعی۔۔یہاں حد سے بڑھ کر محبت مل رہی تھی۔۔۔!!مرِحا کو تو لگا تھا ۔۔شاید۔۔۔۔یہاں۔۔۔وہ محبت شاید نہ ہو۔۔۔مگر۔۔غلط تھی وہ۔۔!!!سب ہی ٹھیک تھا مگر فاتح آور۔۔پوزیسیو ہو گئے تھے !!!

مرِحا کے چچا کی بڑی بیٹی۔۔فرح کے نکاح کی تقریب ہونا تھی!!!آنے والے ہفتہ میں ۔۔تاریخ تھی!!!اور مرِحا کو یقین تھا فاتح تو انکار کر دیں گے۔۔۔مگر جانا بھی ضروری تھا۔۔!!!ویسے بھی اب وہ ٹھیک تھی۔۔۔تین ہفتہ ہو گئے تھے۔۔بس کبھی کبھار ۔۔سینہ میں درد ہوتا تھا۔۔۔مگر اس کا خیال تھا کہ وہ بھی میڈیسنز کے ساتھ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔وہ۔اب فاتح کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھیں۔۔!!!سو اس لیئے خاموش رہیں !!!

"مرِحا۔۔۔پریشان سی لگتی ہیں۔۔۔؟"زونائش بھابھی نے پوچھا۔۔۔۔ !

"نہیں۔۔وہ۔۔۔ہاں۔۔میں۔۔فرح کے نکاح کے فنکشن میں جانا چاہتی ہوں!!!"

مرِحا کو اُمید تھی کہ کوئی اچھا مشورہ۔مل جائے گا۔۔!!!سو اسنے بات بتا دی۔۔۔۔۔

"لیں۔۔اس میں کیا مشکل۔۔ہے۔۔اچھا سا تیار۔۔ہوں۔۔فاتح لالا کو لفٹ کروائیں ۔۔۔اور۔۔لالا تو پہلے ہی۔فلیٹ۔ہیں۔۔ " !!!

یہ ماہم۔۔۔ تھیں۔۔۔ گزرتے۔۔ گزرتے۔۔ مشورہ سے نوازنے والی۔۔۔

"ماہم۔۔۔ مشورہ۔ تو اچھا دے گئیں ہیں۔۔!"مرحا نے سوچا تھا۔۔ !!!

"ہاں مرحا۔۔۔ تم سے عقل مند تو۔۔۔ماہم۔ہے۔۔!!"زونائشہ بھابھی ہستی ہوئی کچن۔۔۔میں چلی۔۔۔ گئیں۔۔۔ !!!

مرحا۔۔ تیار ہونے اپنے روم میں آئی۔۔۔!اپنے لیئے ایک۔۔آسمانی رنگ کا۔۔۔۔ پیروں تک آتا لمبا سا فراک نکالا۔۔۔!شاور لیا اور تیار ہوئی!!ایک۔۔لائٹ سا ہیئر سٹائل بنایا۔۔ !

اور فاتح کی گاڑی کا۔۔۔انتظار کرنے لگی!!!اتنے سب دِنوں میں۔۔۔اسکے چہرے کی رنگت۔۔۔کچھ حد تک بحال ہو چکی تھی۔۔۔ !!! فاتح کی گاڑی کا۔۔۔ہارن سنتے ہی وہ۔۔ کھڑکی کی جانِب بڑھی۔۔۔!!!پورچ میں رُکتی گاڑیاں دِکھی۔۔۔کچھ دیر بعد

--

فاتح کمرے میں داخل ہوئے۔۔۔اور اُسی لمحے۔۔مرِحا نے انکی طرف رُخ کیا۔۔۔

فاتح کے لیئے یہ بہت۔۔سپرائزنگ تھا۔۔۔اتنے۔۔وقت کے بعد۔۔۔ویسے ہی

۔۔۔پرانی مرِحا جیسی۔۔۔ہستی۔۔مسکراتی وہ کھڑی تھیں۔۔۔ !!!

فاتح نے آگے بڑھتے۔۔۔۔۔۔بے طرح۔۔انکو گلے لگایا تھا۔۔۔

تو دائمی بہار ہے__________میں عارضی مہک

میری بقا اسی میں ہے تجھ میں فنا رہوں🥀

لبوں سے بے اختیار ہی۔۔۔۔الفاظ پھسلتے گئے۔۔۔وہ۔۔ہر لحاظ سے مینجڈ فاتح۔۔۔ہر

چیز پلان کے مطابق کرنے والے۔۔۔نجانے۔مرِحا کے سامنے کیوں۔۔۔بے اختیار

ہو جاتے تھے۔۔ !

گہرے نیلے رنگ۔۔کی۔شارٹ فراک اور کیپری پہنے۔۔۔ڈوپٹہ کو۔کندھے پر

سیٹ۔کیے۔۔۔!!!مرِحا بہت اچھی لگ رہیں تھیں۔۔!!!لمبے بال۔۔۔کرل کر

کے کھلے چھوڑے ہوئے تھے۔۔!!!پنک نیچرل لپ گلاز لگائے۔۔۔اور۔۔۔ٹِنٹ

لگائے۔۔وہ۔۔۔پوئزن لگائے۔۔فاتح حیدر۔کی خوشبو میں مہکتی۔۔۔آدم کی کسی

بات پر ہستیں بہت خوبصورت لگ رہیں تھیں۔۔ !!

فاتح حیدر۔۔۔لاؤنج کے دروازے پر ہی۔۔۔رُک گئے تھے۔۔!!

مجھ پر لازم ہے میں اسے دیکھو

اسکی مرضی ہے وہ جدھر دیکھے

کِتنی مکمل لگ رہیں تھی وہ!!! کیا مکمل منظر تھا!!! ماہم نے۔۔۔مرحا کی ہستی ہوئی اور فاتح کی انٹرنس سے انکو۔دیکھتے ہوئے کی پکچر کیپچر کی۔ !!!ایک مکمل تصویر۔۔ !!!

____

____

"فاتح!!" ماما نے سب سے پہلے دیکھا تھا۔۔! نظر پڑتے ہی انکو مخاطب کیا۔۔۔

"اسلام و علیکم!۔۔میں۔۔ چینج کر کہ آتا ہوں۔۔۔!" سب کو باآوازِ بلند سلام کر کہ۔وہ۔۔۔اپنے روم کی۔جانِب بڑھے۔۔۔

آج فرح کے نکاح کا فنکشن تھا۔۔! فاتح مان گئے تھے۔۔! ماننا ہی تھا!!! مرحا نے پہلی بات کسی۔۔بات پر ضد کی تھی۔۔

وہ آئے تو۔۔بلیک کلر کے کرتا شلوار میں ملبوس تھے۔۔!! سب۔۔گاڑیوں میں بیٹھ کر روانہ۔ہوئے۔۔ !!!

اس حادثہ کے بعد۔۔گارڈز کی ڈبل تعداد اب۔۔فاتح حیدر کے ہمراہ ہوتی تھی۔۔۔وہ حادثہ۔۔وہ تلخ یاد شاید کبھی بھی۔۔۔فاتح کے ذہن سے نہ نکل پاتی !!!!

لان میں ہی۔۔ سٹیج اور ٹیبلز لگا کر۔۔۔اہتمام کیا گیا تھا۔۔!!!اور۔۔۔انتظام بھی اچھا تھا۔۔مرِحا کی فیملی۔۔۔چچی لوگ۔۔اور فاتح کی فیملی اور فرح کے سسرال والے ہی تھے بس !!! مختصر سے لوگ تھے۔۔۔

فرح بہت خوبصورت لگ رہے تھے۔۔۔مرِحا اپنی۔۔امی کے ساتھ ہاتھ بٹاتی۔۔۔ انکے پیچھے ہی کچن کی طرف آئی۔۔۔اچانک سے اسکو۔۔چکر آنے لگے۔۔۔اور سینے میں دائیں طرف۔۔۔۔بہت ہی درد محسوس ہوا۔۔۔وہ۔۔ٹیبل پر بیٹھی۔۔اور۔۔ پانی کا گلاس پیا۔۔خود کو سنبھالا۔۔۔اور باہر آ گئی !!

"مرِحا۔۔گھبرائی ہوئی سی لگتیں ہو بیٹا۔!"چچی نے اسکو دیکھ کر پوچھا۔۔

"بس۔۔۔زرا سا سر درد ہو رہا ہے۔۔چچی جان۔۔آپ نہ ہوں !"مرِحا نے انکو۔۔۔ جواب دیا۔۔شکر کہ۔وہ بھی کسی کام میں الجھی تھیں ورنہ۔۔۔سب گھر۔۔۔اکٹھا ہو جاتا !!! فنکشن خراب۔۔۔ہو جاتا !!!

فاتح اور مرِحا نے۔۔۔نکاح کے گفٹ کے طور پر۔۔۔فرح کو۔۔گولڈ بریلیٹ دیا تھا ۔۔۔!!! فاتح سٹیج پر۔۔۔مرِحا کے ساتھ رہے۔۔ہاتھ تھامے ہوئے۔۔۔تمام

نظریں۔۔۔اسی کپل۔پر تھیں۔۔۔وہ فاتح کی۔وجہ۔سے۔۔لائم لائٹ میں تھی

۔۔۔ !!!

گھر پہنچنے تک۔۔۔مرحا۔۔کوزبردست۔۔۔بخار ہو چکا تھا۔۔!!! مگر وقت زیادہ ہونے کی وجہ سے۔۔وہ ڈاکٹر کی طرف نا جا سکی۔۔۔!لیکن فاتح نے۔۔۔اسکو صبح تیار رہنے کا بولا تھا۔۔ !!

صبح۔۔۔اسکی درد۔۔۔حد سے سوا ہو چکی۔ تھی۔۔۔مرحا کو سینے کے دائیں طرف۔۔ ایک سخت سی۔۔چیز کا احساس ہوتا تھا۔۔اور پھر جب وہ ہاتھ لینے گئی تو۔۔۔شاید کوئی ۔۔ٹیومر بن گیا تھا۔۔۔!!!نہا کر نکلتے ہی اسنے ماما۔۔کو بتایا۔۔اور۔۔۔پھر وہ فاتح حیدر کے ساتھ ہاسپل روانہ ہوئی۔۔۔تو۔۔

ڈاکٹر نے۔۔شبعہ ظاہر کیا کہ۔۔۔شاید۔۔یہ۔۔کینسر ہے۔۔۔

شاید۔۔اسے بریسٹ کینسر تھا۔۔۔ !!!

(کینسر۔۔جسم میں کسی ایک جگہ پر۔بہت زیادہ سیلز کا بن جانا۔۔۔ہوتا ہے۔۔۔یہ سیلز مل کر۔۔ایک گلٹی سی بناتے ہیں۔۔جسکو ٹیومر کہتے ہیں۔۔!یہ ٹیومر کبھی کبھار۔۔۔برے سیلز بن جاتے ہیں۔۔اور پھر۔۔باقی جسم کو نقصان پہنچاتے ہیں۔۔

!!! بریسٹ کینسر۔۔۔ کینسر کو وہ قسم۔۔ہے۔۔ جس میں یہ ٹیومر۔۔۔ سینہ میں بن جاتاہے !اوراس چیز کو بہت سی خواتین اگنور کرتیں ہیں۔۔ جیسے مرِحا کررہی تھی! خاص کرشادی شدہ خواتین۔۔۔ اگروہ کنسرن بھی ہوں توانکو یہ کہاجاتاہے کہ اپکا بچہ فیڈ نہیں کرتاتو یہ۔۔۔دودھ کی گلٹی ہے !!! نہیں! آپ کواسکا مکمل چیک۔اپ کروانا چاہئیے۔۔اس کے علاوہ چوٹ لگنے سے۔۔۔اور۔۔دباؤپڑنے سے۔۔ جسم کے کسی بھی حصہ میں۔۔۔یہ۔۔ٹیومر بن سکتا ہے !اس لیئے ایسی گلٹیوں کو نظرانداز کرنا بیوقوفی ہے۔)

ڈاکٹر نے کچھ ٹیسٹ کہے تھے۔۔اور کل دوبارہ آنے کوبولا تھا۔۔۔فاتح۔۔۔مرِحا کو لیئے چپ چاپ گھر آئے۔۔وہ پریشان تھے۔۔۔اب تک۔۔۔یہ مرِحا کو تو معلوم نہیں تھا۔۔ مگر ہو۔۔توجاناتھا معلوم !اس وقت صرف دو باتیں وہ ڈوچ رہے تھے۔۔۔

1. کہ۔یہ۔کینسر نہ ہو۔۔

2. اگر یہ ہوا بھی تو وہ علاج۔کروائیں گے۔۔اور مرِحا ٹھیک۔ہو۔جائیں گی !!!

اسکے علاوہ۔اور کچھ وہ۔سوچناہی نہیں چاہتے تھے !

اور۔۔پھر۔۔۔میمو گرافی اور سکیننگ کے بعد۔۔جو نتیجہ سامنے آیا۔۔وہ بہت۔۔۔ خوفناک تھا۔۔۔

مرِحا۔۔کو۔۔۔بریسٹ کینسر تھا!!!اسے شاید۔۔اکسیڈنٹ کے وقت کوئی چوٹ لگی تھی یا کوئی دباؤ۔۔۔!لیکن۔۔درد کو نظر انداز کر کے وہ کِتنی۔۔بڑی غلطی کر چکی۔ تھی!!!کتنی زیادہ بڑی۔۔۔

نہ۔صرف کینسر بلکے اس کو سیکنڈ سٹیج کا کینسر تھا۔۔۔!!سب پریشان تھے وہ۔۔مرِحا ۔۔وہ اس لیئے پریشان تھی کہ پریشانی اس کی وجہ سے آئی تھی۔۔

وقفہ وقفہ سے ہر کوئی اسکو سمجھا رہا تھا کہ یہ قابِل علاج ہے۔۔۔کینسر ہمیشہ قابِل علاج ہے۔۔۔بس شرط یہ ہے کہ ٹینشن نہ لی جائے۔۔۔ایک انسان کو۔۔۔اس قدر۔۔تو با ہمت ہونا چاہیئے کہ۔وہ اس طرح کے حالات سے نبٹ سکے۔۔!!سب پر ایسی کڑی آزمائش نہیں آتی۔۔!مگر اگر آئے تو۔۔۔کچھ حوصلہ۔تو ہونا چاہیئے۔۔۔ !!!

وہ روم۔میں تھی۔۔۔جب فاتح۔۔۔روم میں داخل۔ہوئے۔۔

مرِحا۔۔۔ایسے ہی سر جھکائے بیٹھی رہی۔۔۔ !

"انشااللہ۔۔بہت جلد ٹھیک ہو جائیں گی آپ۔۔۔مرحا۔۔پریشان نہ ہوں۔۔!"

سب کی طرح۔۔۔تسلی۔۔۔۔!

"فاتح مگر میرے ساتھ ہی کیوں!"پہلی بار کوئی شکوہ۔۔۔لبوں سے نکلا تھا مگر کتنا بے مول!

"سب ٹھیک ہو جائے گا!"فاتح حیدر۔۔۔کے وقت نے کہاں لا کر۔کھڑا کر دیا تھا۔۔

یہ بے بسی تھی۔۔۔خوف تھا۔۔سانس بند کر دینے والا خوف۔۔۔محبت تھی۔۔۔

مرحا کو گلے سے لگائے۔۔کیا کچھ نہیں خوفزدہ کر رہا تھا۔۔۔

"مم۔۔میں مرنا نہیں چاہتی فاتح۔۔!"روتے ہوئے۔۔۔وہ۔الفاظ۔۔۔کیسے ادا ہوئے تھے۔۔سوچ سے۔۔سمجھ سے باہر تھے۔۔۔!

"مرنے نہیں دوں گا۔۔۔"فاتح حیدر نے بہت یقین سے جواب دیا تھا۔۔!کہ۔۔۔

مرحا۔۔ذرا مطمئن ہوئیں تھیں۔۔۔

مگر کیا واقعی۔۔۔یہ انسان کے بس میں ہے۔۔۔؟

پھر کینسر ہاسپٹل میں۔۔فائل بنوائی گئی۔۔۔اثر و۔رسوخ استعمال کیا گیا۔۔۔اور ڈاکٹر نے۔۔۔کیمو تھراپی۔۔تجویز کی۔۔۔۔اب ہر ہفتہ کیمو تھراپی ہونا تھی۔۔۔

زندگی کو بچانے کے لیئے کِتنی محنت ہونا تھی !!!!

آج مرِحا کی پہلی۔کیمو تھراپی تھی۔۔اور امی۔اس سے ملنے آئی تھی۔۔امی بہت ہی کمزور لگی۔۔۔اکلوتی اولاد۔۔۔اور بیمار۔۔۔وہ۔صحت مندرہ بھی کیسے سکتیں تھیں

۔۔۔مرِحا ان۔۔سے بہت۔خوشی سے ملی۔تھی۔۔۔۔۔

اور پھر فاتح۔۔۔کے ساتھ وہ۔یہاں آگئی۔۔۔

انکے ساتھ کھڑے۔۔۔کیمو_وارڈ میں۔۔۔انکے۔۔۔لیئے۔۔۔بیڈ فری ہونے کا انتظار کررہے تھے۔۔!!!وہ۔۔۔چادر میں لپٹی تھیں۔۔۔۔اور۔۔۔۔پھر۔۔۔نرس نے بیڈ۔۔فری ہوتے ہی۔۔۔

انکے نام کی آواز لگائی۔۔۔

اور۔۔۔جاتے ہوئے بس۔۔۔کپکپاتے لہجے میں۔۔۔وہ۔۔۔اِتنا بولیں۔۔

"کینسر۔۔۔مجھے اور میرے رشتوں کو کھا گیا ہے " !!!

بے بسی۔۔۔سی۔۔۔۔بے بسی تھی !!!

اسکی۔کیمو۔تھراپی۔ہوئی۔۔اور اسکو کوئی ہوش ہی نہیں تھا۔۔

اب اسے دو۔۔

تین دن ایسے ہی بے سُدھ رہنا تھا۔۔۔بے ہوشی میں۔۔اسکو یا تو اس مرض کر مارنا تھا

۔۔یا اس مرض نے اسکو مارنا تھا !!!

زندگی۔۔۔تو ہی مختصر۔ہو جا۔۔۔

شبِ غم مختصر نہیں ہوتی۔۔۔

فاتح حیدر سمیت پورا خاندان ان کے ساتھ گھل رہا تھا۔۔۔محبت۔مر رہی تھی۔۔۔!نا قابل برداشت تھا مگر برداشت کرنا تھا۔۔!!!کرنا پڑ رہا تھا۔۔زندگی نے انہیں وہاں لا کر۔مارا تھا جہاں۔۔۔پیاس شدید۔۔۔اور پانی ناپید تھا !!!

آج۔۔۔کیمو تھیراپی۔۔۔کے بعد۔۔۔دو دن کے بعد اسے ہوش آیا تھا...آج۔۔ مرجانے۔۔۔فاتح حیدر کو دیکھا تھا!!!حال سے بے حال!!!محبت۔۔۔محبت تھی ۔۔۔نہیں۔۔۔شاید عشق ہو گئیں تھیں وہ!!!جو ساری دنیا چلانے والا۔۔۔۔ان کے لیئے۔۔۔دنیا روک بیٹھا تھا!!!شاید محبت کو یوں ہی امر ہونا تھا۔۔۔کہ ایک زمانے نے انکی اس داستان کو یاد رکھنا تھا۔۔۔۔

وہ۔۔۔ابھی ہی۔۔۔ماما کی ہیلپ سے چینیج کر کہ روم میں آئی تھیں۔۔۔۔کہ۔۔۔

ماہم۔۔آدم۔۔لوگ۔۔۔سب اسکے روم میں آگئے۔۔۔

"باربی۔۔۔اب ہم سب۔۔۔۔ڈنر کے لیئے باہر جارہے ہیں۔۔۔ جلدی سے ریڈی ہو جائیں۔" !!!!!

"مرحا نے مسکرا کر آدم کی طرف دیکھا۔۔۔

وہ سب اسکو خوش رکھنے کی کتنی کوشش کر رہے تھے۔۔۔تو اسکو بھی انکا ساتھ دینا تھا کہ۔۔خود کو خوش رکھے۔۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد۔۔۔انکا پورا قافلہ۔۔۔ایک۔۔نجی ریسٹورانٹ میں گپے لگا رہا تھا۔۔۔ اور سیلفیز بن رہیں تھیں۔۔۔۔اسکے اتنے انکار کے باوجود بھی اتنی تصویریں بنالیں ۔۔۔۔ !!!!

فاتح حیدر۔۔۔۔۔۔۔۔کو ریسٹورانٹ میں اینٹر ہوتا پایا۔۔۔

"اسلام و علیکم۔۔۔ایوری ون" وہ مرحا کے ساتھ چیئر پر بیٹھتے ہوئے بولے۔۔۔

"دیر کر دی۔۔۔ہم کتنی دیر سے ویٹ کر رہے ہیں" بھابھی بولیں۔۔۔پھر سب نے آڈر کیا اور۔۔۔آڈر کے انتظار تک۔۔۔آدم نے مرِحا اور فاتح کی بہت سی پکچرز بنائیں ۔۔۔

بہت سی یادیں۔۔۔۔وہ بنا رہے تھے۔۔۔ !

کھانا کھا کر کچھ دیر بعد وہ سب چلے گئے۔۔۔مرِحا اور فاتح اکیلے رہ گئے۔۔! فاتح نے انکا ہاتھ پکڑا اور اُٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔! مرِحا نے سوالیہ نظروں سے انکو دیکھا۔۔

"ہم لانگ ڈرائیو پر جا رہے ہیں!" فاتح نے مسکراتے ہوئے اسکی الجھن دور کی تھی۔۔ رات کے اس پہر۔۔وہ دونوں۔۔۔ڈرائیو کرتے کرتے۔۔۔گھر سے بہت دور نکل آئے تھے۔۔مرِحا نے فاتح کے کندھے سے سر ٹکایا۔۔۔اور یہ پہلی بار تھا۔۔۔فاتح حیدر نے۔۔۔نرمی سے انکے بال سہلانا شروع کیے۔۔۔اعتبار آ رہا تھا۔۔۔مگر کب ۔۔۔جب موت سرہانے کھڑی تھی !!!

مرِحا۔۔۔! فاتح نے آہستہ سے پکارا۔۔۔

"جی" وہ کہتے کہتے الگ ہو رہیں تھی مگر فاتح کے حصار نے انکو روکا۔۔۔

"میں چاہتا ہوں کہ۔۔۔حالات جیسے بھی ہو جائیں۔۔۔آپنے۔۔ہمت رکھنی ہے ۔۔۔ٹھیک ہے؟"

"ٹھیک ہے!" مرحا نے اقرار میں سر ہلایا! فاتح نے جھک کر انکی پیشانی چومی۔۔۔ !

اس کے بعد۔۔۔وہ لوگ گھر آ گئے۔۔۔اور۔۔۔مرحا تھکن کی وجہ سے جلد ہی سو گئی

۔۔۔فاتح۔۔۔ان کہ ساتھ۔۔۔لیٹے مگر۔۔۔رات آنکھوں میں کٹنی ہے۔۔۔۔

آج اسکی۔۔۔تیسری۔۔۔کیمو تھیراپی تھی۔۔۔جسکے بعد۔۔۔اسکے بال۔۔۔۔جھڑنے

تھی۔۔۔کیمو تھیراپی سے واپس آ گئی تھی۔۔۔وہ اس وقت نیم بے ہوشی میں۔۔۔

اپنے کمرے میں پڑی۔۔۔تھیں۔۔۔ساتھ میں ماہم تھی۔۔۔سب اسکے ساتھ گھُل رہے

تھے۔۔۔مرحا کے امی بابا بھی پوری طرح سے ڈھے گئے تھے۔۔۔اس ایک میں اِتنے

لوگوں کی جان بسی تھی۔۔۔فاتح اپنے کسی ضروری کام میں مصروف تھے۔۔۔! اگر

محبت تھی تو فرض بھی تو تھا !

مرحا دن با دن کمزور ہوتی جارہی تھی! مرتی جارہی تھی۔۔

آج اسکو کچھ ہوش تھا تو۔۔۔اسنے فریش ہونا چاہا۔۔۔اور واشروم میں گئی۔۔۔ماما اور

ماہم روم میں تھیں۔۔۔اچانک سے۔۔۔اسکی۔۔۔چیخیں۔۔۔بلند ہوئیں۔۔۔۔ماما اور

ماہم۔۔۔بے ساختہ۔۔۔واشروم کی طرف لپکی۔۔۔مگر ڈور لاک تھا۔۔۔اور مرحا بس

چیخ ہی رہی تھی۔۔۔جب ماما نے دروازہ بجایا تو مرحا ہوش میں آئی۔۔۔

"ماما۔۔۔کچھ نہیں۔۔وہ مم۔۔میرے بال۔۔بس۔۔آپ پریشان نہ ہوں "کانپتی روتی لرزتی۔۔آواز آئی۔۔اور ماما بھی رو پڑیں۔۔۔کہ۔۔کیوں یہ آزمائش فاتح اور مرحا پر آئیں! کچھ دیر بعد وہ۔۔۔واشروم سے۔۔نکلی مگر۔۔۔سر پر حجاب تھا۔۔۔!

"مرحا۔۔۔"ماما نے اسے پکارا۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں ماما" سر اُٹھا کر ماما کو دیکھ کر یقین دلایا تھا! کس قدر صبر اور ضبط سے بیٹھی رہی وہ۔۔۔!۔۔۔

ایک صبر کی انتہا تھی کہ وہ مر سکتی تھی!

زندگی۔۔۔کو اپنی آنکھوں کے سامنے ختم ہوتا دیکھ رہی تھی۔۔۔

شبِ غم۔۔۔کی سحر نہیں ہوتی۔۔۔

ہو بھی تو۔۔میرے۔۔گھر نہیں ہوتی۔۔

زندگی۔۔۔تو ہی مختصر ہو جا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شبِ غم مختصر نہیں ہوتی۔۔۔

فاتح گھر تو نہ مرحا نے متعلق۔۔۔ذکر کیا نہ ہی انہوں نے۔۔۔! ایک ہی خوف تھا کہ ۔۔۔جو دونوں کو گھیرے ہوئے تھا۔۔۔موت کا خوف۔۔!

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رات گئے مرحا کی آنکھ کھُلی تو فاتح کو کھڑکی کے پاس کھڑا پایا۔۔۔آسمان کو تکتے۔۔۔

مرحا نے نم آنکھیں۔۔۔بند کر لیں۔۔۔

"میں نے مرنا ہے تو اس شخص نے مر جانا ہے"

علاج ہوتا رہا۔۔۔مگر مرحا کی طبعیت سنبھلنے کے بجائے۔۔۔گرتی ہی چلی گئی

۔۔۔!بروقت علاج بھی شروع کرایا مگر پھر بھی۔۔۔ !

آج کل مرحا کی۔۔۔کمر کی ہڈی میں بہت۔۔۔درد رہتا تھا

۔۔۔وہ کسی نہ کسی ملازمہ سے دبوا رہی ہوتی تھی۔۔۔!نجانے کیوں۔۔۔فاتح کے

ساتھ ٹیسٹ کروانے گئی۔۔۔جسکی رپورٹ آج آنی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ڈاکٹر کے سامنے بیٹھے فاتح۔۔انکے کچھ بولنے کے انتظار میں تھے۔۔۔

"اللہ سے بہت دعا کریں۔۔۔اگر اس دنیا میں بھی۔۔۔کسی بیماری کا علاج نہیں ہوتا تو

پھر بھی۔۔۔اس رب کے یہاں ضرور شفا ہوتی ہے۔۔۔دیکھیں فاتح مرحا کا کینسر انکی

بیک بون میں جا چکا ہے۔۔۔جب کینسر بون میں چلا جائے تب یہ لا علاج ہو جاتا ہے

۔۔۔۔یہ اب لا علاج۔۔۔ہو گیا ہے۔۔میڈیسن کے ساتھ جب تک وہ زندہ ہیں۔۔۔

بس" !

جو دل میں خوف کنڈلی مارے بیٹھا تھا وہی ہوا۔۔۔۔موت۔۔فاتح ضبط سے بات سنتے

رہے۔۔!اور ایک دم سے سر ہاتھوں میں گیرا لیا۔۔۔

"میری بات تحمل سے سنیں۔۔۔وہ زیادہ سے زیادہ۔۔سترہ مئی تک رہیں گی"اور ضبط

نہیں تھا فاتح حیدر۔۔۔اٹھتے باہر نکلتے چلے گئے۔۔۔ !

ڈاکٹرز نے ہر طرح سے جواب دے دیا تھا۔۔نہ ایڈمٹ کرنے پر رضامند ہوئے۔۔

نہ ہفتہ وار سیشن پر۔۔۔۔کہ ایک ایک منٹ۔۔کسی ایسے پیشنٹ پر لگائیں کہ۔۔جسکی

زندگی بچ سکتی ہو۔۔۔جسکی زندگی نہیں ہے اس پہ وقت کیوں لگائیں۔۔۔ !

وقت نے ہے کیا۔۔۔ہم پہ کیسا ستم۔۔۔

تم بھی بے زار ہو۔۔برباد ہیں ہم۔۔۔۔

بہت بے بس۔۔ہو کر وہ گھر۔۔۔آئے۔۔۔تھے۔۔۔اور مرحا کو یہی کہا تھا کہ ابھی

رپورٹ نہیں آئی۔۔۔اس قدر بے بسی تو انہوں نے کبھی محسوس ہی نہیں کی۔۔۔گھر

میں سب کو معلوم تھا۔۔۔مرحا کے پیرنٹس کو بھی معلوم ہو گیا تھا۔۔۔نہیں معلوم تھا تو بس مرحا کو۔۔۔یہ بھی سب کی خام خیالی تھی کہ انکو نہیں معلوم۔۔ !

مجھے جکڑا ہوا تھا۔۔۔زندگی نے۔۔۔

سرہانے موت بیٹھی رو رہی تھی !!!

اور پھر آنے والے دن بہت ہی سخت ہوئے۔۔!کہ۔۔۔مرحا کی یاداشت چلی جاتی۔۔۔کسی کو بھی پہچاننے سے انکار کر دیتی تھیں وہ۔۔۔اور پھر ایک دن وہ فاتح کو بھی پہچان نہیں پائی۔۔۔اور نجانے یہ ضبط کی کون سی حد تھی کہ۔۔۔جو فاتح کو کرنا پڑا۔۔۔دل پھٹنے کے قریب ہو جاتا تھا کہ جب وہ بچوں کی طرح سہم کر۔۔۔بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے لیٹی ہوتیں۔۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ۔۔ٹھیک ہو جاتیں۔۔۔ بلکل پہلی والی مرحا بن جاتیں۔۔۔مرحا کے لیئے۔۔۔بہت سا قرآن پاک پڑھنے اور۔۔۔پڑھوانے لگے تھے کافی۔۔۔!اب تو لگتا تھا کہ وہ ساری زندگی سکون سے۔۔۔سو ہی نہ پائے گے۔۔۔۔

کینسر دماغ تک رسائی حاصل کر چکا تھا۔۔اور۔۔۔اب مرحا کو نجانے کتنا برداشت کرنا تھا۔۔۔ !

"مشکلیں ایسی پڑیں کہ آسان ہو گئیں۔۔"

دن گزرتے رہے۔۔۔! گزرتے رہے۔۔! آج کل۔۔ مرحا کی بینائی چلی جاتی۔۔۔! اور پھر ایک دم سے واپس آجاتی۔۔۔! جب۔۔انکو نظر نہ آتا تو۔۔۔سب انکو کہتے کہ لائیٹ چلی گئی ہے۔۔اور ایسے بہلا یا جاتا انکو اور۔۔۔اپنے آنسو چھپائے جاتے۔۔اسکی ٹیم۔۔۔ارحم ارحام آریان آدم فرح زینب۔۔۔سب اسکے ساتھ مر رہے تھے۔۔۔ مرحا جب فاتح کو یاد کرتیں تو ایسے کرتیں کہ۔۔۔! سنمبھالنا مشکل ہو جاتا اور فاتح جہاں بھی ہوتے فوراً گھر آتے۔۔۔

"کچھ دن ہی رہ گئے ہیں ماما۔۔حیدر سے کہیں میرے ساتھ رہیں" مرحا نے فاتح کی غیر موجودگی میں ماما

سے کہا۔۔۔گو کہ وہ جانتی تھیں کہ وہ فاتح کی۔۔سانسوں میں شامل ہیں۔۔۔وقت چلتا گیا کہ اب۔۔۔

مرحا کھانا پینا کم کر چکی تھیں۔۔۔آکسیجن سیلنڈر پر۔۔۔وہ زندہ تھیں۔۔۔! لیٹ کر چھت کو گھورتی رہتیں تھیں۔۔۔بولنا۔۔۔بلکل بند کر دیا تھا۔۔نجانے۔۔۔موت سے پہلے وہ کیا سوچتی ہوں گی !!!

پورا اسلام آباد ہل چکا تھا کہ۔۔۔اسکی ٹیم بھاگتی۔۔پہنچی تھی۔۔!فاتح حیدر جو فیلڈ کے آپریشن کی وجہ سے کراچی تھے سب کچھ۔۔۔ہینڈاوور کرتے۔۔۔اسلام آباد پہنچے تھے ۔۔۔!مگر ہر چیز ہاتھ سے ریت کی طرح پھسلی تھی کہ۔۔۔۔مرحا اپنی آخری سانسیں ۔۔۔لے رہی تھی۔۔۔

"قدرت کے فیصلوں کا بھی لازم تھا احترام۔۔۔ورنہ میں چاہتا تھا میرے ساتھ تو رہے ۔۔"

فاتح حیدر۔۔۔کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اُڑ کر پہنچ جائیں۔۔۔مرحا کی سانس تب ٹوٹی تھی جب فاتح حیدر کا قدم گھر۔۔۔کی دہلیز پر پڑا۔۔۔دہلیز پہ قدم رکھتے ہی۔۔۔اوپر کے پورشن سے رونے کی آواز بلند ہوئیں۔۔۔

یہ کھارا سمندر میرا گواہ ہے۔۔

عشق ہے میرا یا میرہ گناہ ہے۔۔

تجھ کو سزا اور عدالت بنالوں۔۔۔

ہاں۔۔۔شدت بنالوں تجھے۔۔۔

فورا مرحا کی جانب بڑھے تھے۔۔ ہر چیز رک گئی تھی ۔۔۔ ہوا میں سے آکسیجن ختم ہو گئی۔۔ مرحا کا آکسیجن ۔۔ سیلنڈر۔۔ انہوں نے خود آف کیا تھا۔۔ کتنے لمحے۔۔۔ آنکھوں کے سامنے آئے تھے۔۔ مہندی کے فنکشن میں رسم۔۔۔ ولیمہ میں انکو تنگ کرنا۔۔ کالج سے لینا۔۔۔ پک کرنا۔۔۔ دعوتیں۔۔۔ ڈنرز۔۔۔ کریڈٹ کارڑ لیتے پکڑے جانا۔۔۔ لانگ ڈرائیو۔۔۔ مرحا کا خود سینہ پر سر رکھنا

--------------- !

ایک آنسو۔۔۔۔ بڑا بے قرار ہو کر مرحا کے چہرے پر گرا۔۔۔ مگر وہ تو سکون کے جہان میں جا چکی تھیں۔۔۔ !سب سے بڑا درد کیا تھا۔۔۔ کہ اب وہ مرحا کو دیکھ نہیں سکیں گے۔۔۔ ہر چیز بلیک اینڈ وائٹ ہو گئی تھی۔۔۔ سب پس منظر میں جا چکا تھا۔۔۔ آسمان زمین پر گر رہے تھے۔۔ زندگی۔۔ ایک جگہ رک گئی۔۔۔ سامنے پڑا وجود بے جان ہو چکا تھا۔۔۔ یہ لمس اب میسر نہیں ہونا تھا۔۔۔ !

اور پھر وہاں موجود ہر شخص نے فاتح حیدر کے گرتے لا

تعداد آنسو دیکھے تھے۔۔۔ آج کی شام کس قدر بھاری تھی ۔۔۔ !

کتنی دیر۔۔۔ وہ وہاں بیٹھے مرحا کا چہرہ دیکھتے رہے۔۔۔ بنا پلک جھپکے ۔۔۔ !

آنکھیں ہیں نم میری۔۔۔

سانسیں چبھن میری۔۔

زخم ہوا پھر ہرا۔۔۔ !

نجانے کسنے انکو وہاں سے اٹھایا تھا کہ غسل کا انتظام۔۔۔ہو چکا تھا۔۔۔بنا مزاحمت کے
وہ اُٹھتے۔۔۔چلے گئے۔۔۔ !!!
جھیلنا تھا۔۔۔حال سے بے حال شخص۔۔بکھرے بال۔۔سوجی انگارہ آنکھیں۔۔
ویسٹ کوٹ کے بٹن کھلے۔۔۔سرٹ کے اوپری بٹن کھلے تھے۔۔!۔۔۔فاتح حیدر کو
لوگ دیکھ دیکھ کر مر رہے تھے۔۔۔ ! چلتا پھرتا دکھ تھے فاتح۔۔۔!!!کچھ بھی نہیں
ہو سکتا تھا۔۔۔آج اس جملے کی اذیت کو سمجھے تھے وہ۔۔۔کہ وقت پلٹ نہیں سکتا۔۔
!

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کسی صورت نہیں۔۔۔!!!جو لمحہ ایک مرتبہ جی لیا وہ جی لیا۔۔۔بے شک غم ہو یا خوشی
۔۔۔۔۔نجانے کتنی ہی دیر وہ بیسمنٹ میں بنے آفس میں بیٹھے رہے۔۔۔کتنی بار ہی ماما
بابا۔۔۔مرحا کے والدین۔۔۔اور انکے کزنز اور بیسٹ فرینڈز آتے رہے۔۔۔ مگر وہ
کسی سے نہیں ملے۔۔۔اس نقصان کا کوئی۔۔۔اندازہ نہیں تھا۔
فاتح۔۔۔تب باہر نکلے تھے جب نماز جنازہ کے لیئے مرحا کو لیجایا جا رہا تھا۔آنسو اس قدر
تھے کہ ان سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔۔امام نے جب نماز جنازہ پڑھانے کی اجازت

مانگی تو ہاتھ کے اشارے سے انہوں نے اجازت دی۔۔۔ پسینے میں شرابور فاتح حیدر کی زندگی کا تمام حوصلہ۔۔۔ضبط۔۔۔ برداشت یہاں آکر ٹوٹا تھا۔۔

اتنا معلوم تھا بچھڑیں گے تو مر جائیں گے

ہم نے اس درجہ تماشے کا نہیں سوچا تھا.

زندگی کا سب سے مشکل کام تھا اس وجود پر مٹی ڈالنا اور اس کو قبر میں تنہا چھوڑ آنا۔

!!!!وہ بھی آج وہ کر آئے تھے۔۔۔ !!!

مشکلیں ایسی پڑیں۔۔۔ کہ۔۔۔آسان ہو گئیں۔۔۔!

****

❤ختم شدہ❤

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلیئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پراپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تواردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلیئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews